آپ مسلمانون کا دس ہزار سے زیادہ روپیہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت مین اور قبولیت دعاؤن کی طمع دیکر خورد برد کر چکے ہین۔ اور کتاب براہین ہنور در بطن شاعر کا مصداق ہے۔ اور قبولیت دعاونکی امید وار آپ کے مونہ کو دیکھ رہی ہین کیا ہمدردی ورحم اسی کا نام ہے؟۔

جب مجھے آپ سے اپکے امکانی ولی ہونے کی نظر سے حسن ظنی تھی۔ تو مین نے آپ سے بارہا التجا کی کہ مجھے آپ اپنے پاس ٹھہراکر رحمت وبرکت کے آثار دکھائیں آپنے کبھی ہان نہ کی۔ ایکدفعہ مینے آپکو یہ بھی کہا تھا۔ کہ آپ کے مخالف ومنکر اچھے رہے۔ کہ آپ اُنکو نشان آسمانی دکھانے کے لئے انعام کے وعدہ پر بلاتے ہین۔ ہم موافقین کو بلا وعدۂ انعام بھی نہین بلاتے تو آپ ہنس کر چپ ہوگئے۔ پھر جب آپ نے مسیح ہونے کا دعوی کیا تو مینے اپنا خلاف ظاہر کرکے آپکے پاس آنا اور دوستانہ پرایویٹ گفتگو کرنا چاہا تو آپ بلانے کا وعدہ دیتے دیتے لودہانہ مین جا براجے اور وہان جاکر مخاصمانہ بحث کا اکھاڑہ جماکر ناجائز اور بحث کو ٹلانے کی شروط سے پناہ گزین ہوئے۔ پھر جب بمقام لودہانہ آپکے گھر پر پہنچ کر آپکو گفتگو پر مجبور کیا۔ تو آپنے اس باامن گفتگو کو ناتمام چھوڑکر پھر مخاصمانہ اکھاڑہ جمانے کا اہتمام کیا۔ اور دہلی۔ پٹیالہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ وغیرہ مین مخاصمانہ بحث کا علم بلند کیا۔ اور پھر بحث سے گریز کرکے انواع اتہام واکاذیب کا اشتہار کیا اور اسی اثنا مین فیصلہ آسمانی مکہ مارا۔ جسمین کوئی دقیقہ بیرحمی وبدگوئی کا فروگذاشت نہ کیا۔ اس بیرحمی ونفسانی کارروائیون کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ مسلمانون کی جماعت مین تفرقہ پڑگیا۔ بھائی بھائی سے اور دوست دوست سے الگ ہوگیا۔ کیا رحمت وہمدردی کا یہی اثر ہے۔

آپ مین رحمت وہمدردی کا شمہ اثر بھی ہوتا۔ تو جسوقت مینے اپنا خلاف

آپ کے دعوے مسیحائی سے ظاہر کیا تھا۔ آپ فوراً مجھے اپنی جگہ بلاتے یا غریب خانہ پر قدم رنجہ فرماتے (جیسا کہ پہلے بھی آپ سے وقوع مین آتا رہا۔ اور کم سے کم تین دفعہ آپ نے غریب خانہ مین قدم رنجہ فرماکر رابطہ اتحاد ظاہر کیا تھا) اور اس صورت سے اپنے دعوے جدیدہ کو ثابت کر دکھاتے۔ اَب جو اپنے یہ خط ارسال فرمایا ہے۔ یہ بھی آپکی خود غرضی اور نیت فساد سے خالی نہین۔ اسمین خود غرضی یہ ہے۔ کہ آپ کے مرید آپ کو نیک نیت اور اپنے دعویٰ مین ثابت قدم اور مقابلہ مخالفین کے لئے مستعد سمجھین۔ نیت فساد کی یہ ہے۔ کہ جانب ثانی سے جواب ترکی بترکی ملے تو اس سے بٹالہ کی مسلمانون مین پھوٹ پڑے۔ یہ آپکے دعوے الہام وراست بازی خیر خواہی ورحمت کا جواب ہے۔ اَب مین آپ کی اس درخواست کا کہ "خاکسار آپ کے اور آپ کے تابعین کے الہامات ومنامات سے دَرگزر آپ کے پاس پہنچے اور آپکا مطیع ہوجاوے یا آپ کو اُن ڈرانے والے الہامات ومنامات کی اشاعت کی اجازت دے" جواب دیتا ہون۔

آپکا خاکسار کو اپنے پاس بُلانا۔ اگر اس غرض سے ہے کہ مین آپ کے عقائد باطلہ کی نسبت آپ سے کچھ دریافت کرون۔ تو اس نظر سے آنا فضول ہے۔ ہم مسلمانون کو آپ کے عقائد باطلہ کے بطلان مین اَب کوئی شک نہین ہی لہذا اسمین کچھ دریافت کرنے کی کوئی ضرورت وحاجت باقی نہین۔

ہان آپ کو کچھ شک واشتباہ ہو۔ تو آپ جبوقت چاہین حسب عادت قدیم غریب خانہ پر تشریف لاوین۔ دستور قدیم کے موافق آپ کی مدارات ہوگی۔ اور آپ کی تسلی کیجاوے گی انشاء اللہ تعالےٰ۔

اور اگر خاکسار کو اپنے پاس بلانا اس غرض سے ہے۔ کہ آپ مجھے نشان

آسمانی دکہائین گے تو اس نظر سے آنا نہ صرف بیفائدہ ہے بلکہ گناہ اور موجب نقصان ہے۔ جس شخص کے عقائد اسلام اور سابق ادیان کے مخالف ہون۔ اس سے نشان آسمانی کا متوقع ہونا مومن کا کام نہین۔ اور اگر وہ کچہ چالاکی اور شعبدہ بازی سے بذریعہ مسمریزم وغیرہ دکہا بھی دے تو اس پر اعتماد کرنا مخالف اسلام ہے اسبات کو آپ بہی اپنے ایک اشتہار مین تسلیم کر چکے ہین۔ ہان اس غرض سے میرا وہان پہنچنا جائز بلکہ موجب ثواب ہے۔ کہ مین وہان پہنچکر آپکا عجز اظہار نشان آسمانی سے لوگون پر ظاہر کرون اور مسلمانون پر آپکا جہوٹ اور فریب کہولون۔ کیونکہ میرے خیال مین۔ آپ کو مسمریزم وغیرہ مین بہی دخل نہین اور آپ کے پاس جو ہتہیار دوام تزویر ہے وہ صرف زبان کی چالاکی اور فقرہ بندی ہے۔ لیکن مجہے اسصورت مین بھی قادیان پہنچنے مین یہ اندیشہ ہے۔ کہ آپ میری جان کو نقصان پہنچانے مین کوشش کرین گے اور اس سے اپنے اس الہام کو کہ یہ شخص باون برس کا ہو کر فوت ہو جائیگا جسکو آپ کے حواری اور اُن کے دوست*

وغیرہ آپسمین پہیلا رہے ہین سچا کر دکہائین گے"۔ (گو واقع مین وہ کبھی سچا نہین ہو سکتا کیونکہ مین باون برس عمر کے پورے کر چکا ہون ۱۷ محرم ۱۲۵۶ھ میری پیدایش ہے اور اب سنہ ۱۳۱۰ھ گذر رہا ہے) اور کم سے کم یہ کہ میری آبروریزی کی تدبیر کرین گے۔ پس اگر آپ میری اس غرض کو پیش نظر رکھکر مجہے اپنے پاس بُلانا چاہتے ہین تو میرے اس اندیشہ کو ایک باضابطہ تحریر سے جو عدالت مین رجسٹر دہوا اٹھاوین۔ آپ نے اس تحریر ذمہ واری کو منظور کیا تو اُسکا مسودہ آپ کے پاس بہیجا جاوے گا۔ اس صورت مین یہ خاکسار قادیان مین حاضر ہوگا اور جو کام آپ کی خدمت گذاریکا یہان کرتا ہی وہان بیٹہکر کریگا۔

* اصل خط مین نام بتلائے گئے ہین۔ اس نقل مین اسلئے کاٹے گئے ہین کہ وہ لوگ منکر ہو گئے ہین اور ہمکو اسوقت بجز کادیانی کسی سے بحث منظور نہین۔

درصورت عدم منظوری شرط مذکور مین قادیان مین نہین آسکتا۔ اسصورت مین جو آپنے اپنے اور اپنے تابعین کے الہامات وسنامات کی جو میری نسبت ہوئے ہین اشاعت کی اجازت چاہی ہے اس سے مجھے تعجب آیا اور یقین ہوا کہ آپ دعوئ الہام مین کذّاب ہین۔ خدا کے الہام کی اشاعت وتبلیغ کے لئے اورون کی اجازت کے کیا معنے؟ ۔ اول تو جو الہام کسی نبی یا ولی کو کسی شخص کے ڈرانے کے لئے ہوتا ہے اسکی اشاعت وتبلیغ اس الہام کا عین مدعا ہوتا ہے۔ اور اگر آپکا ملہم آپکو ایسے الہام کرتا ہے جسکی اشاعت تا نظر ثانی اور حکم ثانی جائز نہین ہوتے تو آپ اپنے ملہم ہی سے کیون نہین پوچھ لیتے کہ مین اس الہام کو شائع کرون یا نہ کرون۔ اور اگر کرونگا تو کسی قانون کے شکنجہ مین تو نہ پھنسایا جاؤنگا۔ آپکی اس اجازت چاہنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ الہام کی آڑ مین مجھے گالیان دینا چاہتے ہین۔ اور ایسے الفاظ لکھنے وشتہر کرنے کا ارادہ رکھتے ہین جن سے میری حیثیت عرفی کا ازالہ ہو۔ اور میری اور میرے عزیزون اور اقارب کی دلشکنی ہو۔ اور انکو رنج پہنچے (چنانچہ پہلے بھی آپنے اس قسم کے الفاظ والہام میری نسبت شائع کئے ہین) وسعہذا آپ قانونی گرفت کا بھی اندیشہ رکھتے ہین اور حکام وقت کو اپنے ملہم کی نسبت زبردست سمجھتے ہین لہذا مین ایسے الہام کی نسبت اشاعت کی اجازت عام نہین دے سکتا۔ ہان اسطور کی اجازت دینے سے مین کبھی نہین سکتا کہ آپ اپنے اور اپنے تابعین کے الہامات کو جہانتک کہ قانون اُنکی اشاعت کی اجازت دیتا ہے شائع کرین اور اپنے کمزور وڈرپوک ملہم کو (جو یقیناً خدا تعالیٰ نہین بلکہ معلم* الملکوت ہے) حکام وقت سے مغلوب سمجھکر اُس کی حکم کی تعمیل کو حکام وقت قانون کی تابع رکھین۔ اسکا اپنے خلاف کیا تو

* معلم الملکوت شیطان کو کہتے ہین۔

آپکو کورٹ مین پھر کسی اور آرامگاہ مین آنا پڑے گا۔ آپ کے پچھلے الہامات واقعات بھی میری نگاہ مین ہین اور انکی نسبت تدارک کا ارادہ ہی ہنوز ملتوی نہین ہؤا۔ مین یہ کہنا بھی نامناسب نہین سمجھتا۔ کہ اگر آپ خدا سے ہمکلام ہونے کا شرف رکھتے ہین اور خدا تعالیٰ سے مجملات کی تفصیل پوچھ سکتے ہین۔ اور سہنداہنی نوع سے ہمدردی رکھتے ہین (جیسا کہ آپنے اپنے خط مین دعوے کیا ہے) تو بجاے مجھے دہمکانے اور ڈرانے کے آپ میری نسبت خدا تعالےٰ سے پہلے یہ دریافت کرین کہ جو مُنذر الہام آپ کو اس شخص کی نسبت ہؤا ہے وہ مبرم وقطعی الوقوع ہے یا اس کا وقوع معلق ہے اور جو ڈر یا عذاب اسمین بیان کیا گیا ہے وہ درصورت اس کی تابع ہوجانے کے اس شخص سے اٹھ سکتا ہے۔

پس اگر خدا تعالےٰ آپ کو یہ بتا دے کہ وہ مبرم نہین معلق ہے تو آپ خدا کی جناب مین دعا کرین کہ وہ مجھے آپ کی شناخت کی توفیق دے اور آپ کا تابع کردے۔ اور مجھ سے وہ عذاب اُٹھالے اور اس امر مین آپنے دریاے رحمت کو جوش مین لاوین اور اُس نبی رحیم کی سنت پر عمل کرین جسکو اُسکی قوم نے مار کر خون آلودہ کردیا تھا۔ اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتا اور یہ کہتا تھا۔ اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون۔ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سُنت پر عمل کرین۔ کہ جب آپ کے پاس ملک الجبال نے حاضر ہوکر کہا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اسلئے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ کہ اگر آپ چاہین تو مین آپ کے منکرون اور مخالفون کو پہاڑ کے نیچے کچل دون۔ تو آپنے فرمایا مین یہ نہین چاہتا۔ اور مین امید کرتا ہون کہ اُن کی پشتون سے ایسے لوگ پیدا ہون گے جو خدا کی توحید پکارین گے۔ اور اگر خدا تعالےٰ آپکو یہ خبر دے کہ یہ الہام مبرم وقطعی الوقوع ہے۔ تو پھر آپ میری دعوت سے دست بردار ہون۔ اور اپنے تابعین کو وہ الہام

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ستا کر آپر اپنی نبوت و ولایت ثابت کرین۔ اس صورت مین مجھے دعوت کرنا فضول ہے۔ کیونکہ قطعی وعدہ عذاب کے بعد کسی نبی نے دعوت نہین کی۔ اور اگر آپ اپنی اس دھمکی پر مصر رہے تو طالب حق اور منصف جان لینگے کہ آپ اس دعوت و انذار مین فریب کرتے ہین اور جھوٹے ہین۔

مین اخیر مین یہ بھی کہتا اور آپکو اطلاع دیتا ہون کہ اگر مین آپکی مخالفت مین نیک نیت اور حق پر ہون اور دین اسلام کی حمایت کر رہا ہون۔ اور نفسانیت و نفاست کو ہمین دخل نہین دیتا تو خدا تعالےٰ میری مدد کرے گا اور آپکو ہدایت کرکے تابع حق و دین اسلام کرے گا ورنہ سخت عذاب مین مبتلا کرکے ہلاک کرے گا۔ اور اگر میری نیت مین فساد ہے تو خدا مجھے اسکا بدلہ خود دیگا آپکا ڈرانا اور دھمکانا عبث و فضول ہے۔ خصوصًا ایسی حالت مین۔ کہ مین آپ کو کذاب جانتا ہون اور اس اعتقاد کو اپنے اسلام کا جز سمجھتا ہون۔ لہذا بہتر ہے۔ کہ آپ ان گیدڑ بھبکیون سے باز آئین اور حق کی تابع ہوجائین آیندہ اختیار ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔ الراقم ابوسعید محمد حسین یکم جنوری ۹۳ء

اسکا جواب منجانب کادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی۔ الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ۔ اما بعد آپکا رجسٹری شدہ خط ۴ جنوری ۹۳ء کو مجکو ملا اگرچہ آپکا یہ خط جو کذب اور تہمت اور بیجا افتراؤن کا ایک مجموعہ ہے۔ اس لائق نہین تھا۔ کہ مین اسکا کچھ جواب لکھتا فقط اعراض کافی تھا۔ لیکن چونکہ آپنے اپنے خط کے صفحہ ۲۔ اور تین مین اس عاجز کی تین پیشگوئیون کا ذکر کرکے بالآخر اُس تیسری پیشگوئی پر حصر کردیا ہے جو نور افشان ۱۰ مئی ۸۸ء اور نیز میرے اشتہار مشتہرہ ۱۰ جولای ۸۸ء مین مندرج ہوا اور آپنے اقرار کیا ہے کہ اگر اس الہام کا سچا ہونا ثابت ہوجائے تو مین آپکو ملہم مان لونگا اور یہ سمجھونگا کہ مینے آپکے عقائد و تعلیمات کو مخالف حق اور آپکو بداخلاق اور گمراہ سمجھنے مین غلطی کی

اسلئے اس عاجز نے پہر آپکی حالت پر رحم کرکے آپکو اس الہامی پیشگوئی کی ثبوت کیطرف توجہ دلانا مناسب سمجھا۔ وہ پیشگوئی جیسا کہ آپ خود اپنے خطمین بیان کرچکے ہین یہی تہی کہ اگر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اپنی بیٹی اس عاجز کو نہ دیوے اور کسی اور سے نکاح کردیوے تو روز نکاح سے تین برس کے عرصہ کے اندر فوت ہوجائیگا۔ اس پیشگوئی کی یہ بنیاد نہین تہی۔ کہ خواہ نخواہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخواست کی گئی تہی بلکہ یہ بنیاد تہی کہ یہ فریق مخالف جنمین سے مرزا احمد بیگ بہی ایک تہا اس عاجز کے قریبی رشتہ دار۔ مگر دین کے سخت مخالف تھے اور ایک انمین سے عداوت مین اسقدر بڑہا ہوا تہا کہ اللہ جلشانہ اور رسول صلعم کو علانیہ گالیان دیتا تہا اور اپنا مذہب یہ رکہتا تہا اور نشانونکے طلب کے لئے ایک اشتہار بہی جاری کرچکا تہا اور یہ سب مجکو مکار خیال کرتے تھے۔ اور نشان مانگتے تھے اور صوم اور صلوٰۃ اور عقائد اسلام پر ٹہٹہا کیا کرتے تہے۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ انپر اپنی حجت پوری کرے۔ سو اس نے نشان دکہلانیمین وہ پہلو اختیار کیا جسکا ان تمام بیدین قرابتیون پر اثر پڑتا تھا خدا ترس آدمی سمجھ سکتا ہے کہ موت اور حیات انسان کے اختیار مین نہین اور ایسی پیشگوئی جسمین ایک شخص کیموت کو اسکی بیٹی کے نکاح کے ساتھ جو غیر سے ہو وابستہ کردیا گیا۔ اور موت کی حد مقرر کردی گئی انسان کا کام نہین ہے۔ چونکہ یہ الہامی پیشگوئی صاف بیان کررہی تھی کہ میرزا احمد بیگ کی موت اور حیات اسکی لڑکی کے نکاح سے وابستہ ہے۔ اس لئے پانچ برس تک یعنے جب تک اس لڑکی کا کسی دوسری جگہ نکاح نکیا گیا مرزا احمد بیگ زندہ رہا اور پھرے۔ اپریل ۱۸۹۲ء احمد بیگ نے اس لڑکی کا ایک جگہ نکاح کردیا اور بموجب پیشگوئی کے تین برس کے اندر یعنے نکاح سے چوتھے مہینے مین جو ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء تھی فوت ہوگیا۔ اور اسی شہار مین یہ بہی کہا تہا کہ اگرچہ روز نکاح سے موت کی تاریخ تین برس تک بتلائی گئی ہے مگر دوسرے کشف سے معلوم ہوا کہ یہ بہت عرصہ نہین گذریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نکاح اور موت مین صرف چار مہینے بلکہ اس سے بہی کم فاصلہ رہا۔ یعنے جیسا کہ مین لکھ

چکا ہون کہ ۷۔ اپریل ۹۲ء مین نکاح ہوا اور ۳۱ ستمبر ۹۲ء کو میرزا احمد بیگ اس جہان فانی سے رخصت ہوگیا۔ اب ذرا خدا تعالےٰ سے ڈر کر کہین کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی یا نہین اور اگر آپکے دل کو یہ دھڑکا ہو کہ کیونکر یقین ہو کہ یہ الہامی پیشگوئی ہے کیونکہ جائز نہین کہ دوسری وسائل نجوم و رمل و جفر وغیرہ سے ہے۔ تو اسکا یہ جواب ہے کہ نجوم کی اسطور کی پیشگوئی نہین ہوا کرتی جسمین اپنے ذاتی فائدہ کے لحاظ سے اسطور کی شرطین ہون۔ کہ اگر فلان شخص ہمین بیٹی دی تو زندہ رہیگا ورنہ نکاح کے بعد تین برس تک بلکہ بہت جلد مر جائیگا۔ اگر دنیا مین کسی نجم یا رمال کی اس قسم کی پیشگوئی ظہور مین آئی ہے۔ تو وہ اُس کی ثبوت کے ساتھ پیش کرین علاوہ اسکے اس پیشگوئی کے ساتھ اشتہار مین ایک دعویٰ پیش کیا گیا ہے یعنے یہ کہ مین خدا تعالیٰ کیطرف سے آیا ہون اور مکالمہ الہیہ سے مشرف ہون اور مامور من اللہ ہون۔ اور میری صداقت کی نشانی یہ پیشگوئی ہے۔ اب آپ اگر کچھ بھی اللہ جلشانہ کا خوف رکھتے ہین تو سمجھ سکتے ہین کہ ایسی پیشگوئی جو منجانب اللہ ہونے کے لئے بطور ثبوت کے پیش کی گئی ہے اُسحالت مین سچی ہو سکتی تھی کہ جب درحقیقت یہ عاجز منجانب اللہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ ایک مفتری کی پیشگوئی کو جو ایک جھوٹے دعوے کے لئے بطور شاہد صدق بیان کی گئی ہرگز سچی نہین کر سکتا وجہ یہ کہ اسمین خلق اللہ کو دھوکا لگتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ خود مدعی صادق کے لئے یہ علامت قرار دیکر فرماتا ہے۔ وان یك صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ اور فرماتا ہے۔ ولا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول۔ رسول کا لفظ عام ہے جسمین رسول اور نبی اور محدث داخل ہین۔ پس اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کے لئے ایک مسلمان کے لئے یہ دلیل کافی ہے جو منجانب اللہ ہونے کے دعوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسکو سچا کر کے دکھلایا اور آپکے نزدیک یہ ممکن ہو کہ ایک شخص در اصل مفتری ہو اور سراسر دروغگوئی سے کہے کہ مین خلیفۃ اللہ اور مامور

من اللہ اور مجدد وقت اور مسیح موعود ہون اور میرے صدق کا نشان یہ ہے کہ اگر فلان شخص مجھے اپنی بیٹی نہین دیگا اور کسی دوسری سے نکاح کر دیگا تو نکاح کے بعد تین برس تک بلکہ اس سے بہی بہت قریب فوت ہو جائیگا۔ اور پھر ایسا ہی واقعہ ہو جائے تو برائے خدا اس کی نظیر پیش کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ مرنے کے بعد اس انکار اور تکذیب اور تکفیر سے پوچھے جاؤ گے خدا تعالی صاف فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔ سوچکر دیکھو کہ اس کے یہی معنے ہین کہ جو اپنے دعوی مین کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہین ہوتی۔ شیخ صاحب۔ اب وقت ہے سمجہ جاؤ اور اُس دن سے ڈرو جسدن کوئی شیخی پیش نہین جائیگی اور اگر کوئی نجومی یا رمال یا جفری اس عاجز کی طرح دعوی کر کے کوئی پیشگوئی دکہلا سکتا ہے تو اس کی نظیر پیش کرو اور چند اخبارون مین چھپوا دو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہین کر سکو گے اور ایسا نجومی ہلاک ہوگا۔ خدا تعالی تو اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ اگر وہ ایک قول بھی اپنی طرف سے بناتا تو اُسکی رگ جان قطع کیجاتی پہر یہ کیونکر ہو کہ بجائے رگ جان قطع کرنے کے اللہ جلشانہ اس عاجز کو جو آپکی نظر مین کافر مفتری دجال کذاب ہے دشمنون کے مقابل پر یہ عزت دی کہ تا دعوی مین پیشگوئی پوری کرے کبہی دنیا مین یہ ہوا ہے کہ کاذب کی خدا تعالی نے ایسی مدد کی ہو کہ وہ گیارہ برس سے خدا تعالی پر یہ افترا کر رہا ہو کہ اُسکی وحی ولایت اور وحی محدثیت میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالی اسکی رگ جان نہ کاٹے بلکہ اوسکی پیشگویون کو پورا کر کے آپ جیسے دشمنون کو منفعل اور نادم اور لاجواب کرے اور آپ کی کوششون کا نتیجہ یہ ہو کہ آپ کی تکفیر سے پہلے تو کل ۷۵ آدمی سالانہ جلسہ مین شریک ہون اور بعد آپ کی تکفیر اور جان کاہی اور لوگون کے روکنے کے تین سو ۳۲۷ ستائیس احباب اور مخلص جلسہ اشاعت حق مین دوڑے آوین اب اس سے زیادہ کیا لکھون مین اس خط کو انشاء اللہ چہاپ کر شائع کر دون گا اور مجھے اسبات کی

ضرورت نہین کہ اس الہامی پیشگوئی کی آزمایش کے لئے بٹالہ مین کوئی مجلس مقرر کرون۔ مناسب ہے کہ آپ بھی اپنے اشاعت السنۃ مین میرے اس خط کو شائع کردین اور یہ بات بھی ساتھ لکھدین کہ آپکو قبول کرنے مین کیا عذر ہے خود منصف لوگ دیکھ لین گے کہ وہ عذر صحیح یا غلط ہے۔ الراقم غلام احمد۔

مکرر یہ کہ اللہ جلشانہ خوب جانتا ہے کہ مین اپنے دعوی مین صادق ہون نہ مفتری ہون نہ دجال نہ کذاب۔ اس زمانہ مین کذاب اور دجال اور مفتری پہلے اس سے کچھ تھوڑے نہین تھے تا خدا تعالی صدی کے سرے پر بھی بجائے ایک مجدد کے جو اسکیطرف سے مبعوث ہو ایک دجال کو قائم کرکے اور بھی فتنہ اور فساد ڈال دیتا مگر جو لوگ سچائی کو نہ سمجھین اور حقیقت کو دریافت نکرین اور تکفیر کیطرف دوڑین مین انکا کیا علاج کرون۔ مین اُس بیمار دار کیطرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم مین مبتلا ہوتا ہے۔ اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہگین ہون اور دعا کرتا ہون کہ اے قادر ذوالجلال خدا اے ہادی و رہنما ان لوگون کی آنکھین کھول اور آپ انکو بصیرت بخش اور آپ انکے دلون کو سچائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہون کہ میری دعائین خطا نہین جائین گی۔ کیونکہ مین اسی کیطرف سے ہون اور اُسیطرف بلاتا ہون یہ سچ ہے کہ اگر مین اسکیطرف سے نہین ہون اور ایک مفتری ہون تو وہ بُرے عذاب سے مجھکو ہلاک کرے گا کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عزت نہین دیتا کہ جو صادق کو دیتا ہے۔ مینے جو ایک پیشگوئی جسپر اپنے میرے صادق اور کاذب ہونیکا حصر کردیا آپ کیطرف سے مین پیش کی ہے یہی میرا صدق اور کذب کی شناخت کرنے کے لئے ایک کافی شہادت ہے۔ کیونکہ ممکن نہین کہ خدا تعالی کذاب اور مفتری کی مدد کرے لیکن ساتھ اسکے مین یہ بھی کہتا ہون کہ اس پیشگوئی کے متعلق دو پیشگوئی اور بھی ہین جنکو مین ۱۰ شتہار ۱۰ جولای ۱۸۸۸ء مین شائع کرچکا ہون جنکا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالی اس عورت کو جو یہ

کرکے میری طرف رد کرے گا۔ اب انصاف سے دیکھین کہ نہ کوئی انسان اپنے حیات پر اعتماد کرسکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعوی کرسکتا ہے کہ وہ فلان وقت تک زندہ رہیگا اور یا فلان وقت تک مرجائیگا۔ مگر میری اس پیشگوئی مین نہ ایک بلکہ چھ دعوی ہین اوّل نکاح کیوقت تک میرا زندہ رہنا اور پھر نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا اور پھر نکاح کے بعد اُس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا۔ جو تین برس تک نہین ہو چکے گا۔ پھر اسکے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مرجانا۔ پھر اُسوقت تک کہ مین اُس سے نکاح کرون اُس لڑکی کا زندہ رہے۔ پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسمون کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اسکے اقارب کے میری نکاح مین آجانا۔ اب آپ ایمانا کہین کہ کیا یہ باتین انسان کے اختیار مین ہین اور ذرہ اپنے دلکو تھام کر سوچ لین کہ کیا ایسی پیشگوئی اُسکی سچی ہوجانے کیحالت مین انسان کا فعل ہوسکتا ہے پھر اگر اس پیشگوئی پر جو لڑکی کے باپ کے متعلق ہے جو ۲۷ ستمبر ۹۲ء کو پوری ہوگئی آپکا دل نہین ٹھرتا تو آپ اشاعۃ السنہ مین ایک شرط تہار حسب اپنے اقرار کے دیدین کہ اگر یہ دوسری پیشگوئیان بھی پوری ہوگئین تو مین اپنے ظنون باطلہ سے توبہ کرونگا۔ اور دعوی مین سچا سمجھ لونگا اور ساتھ اسکے خدا تعالی سے ڈر کر یہ بھی اقرار کردین کہ اگر ایک تو اُنمین سے پوری ہوگئی اور اگر اس پیشگوئی کے پورا ہوجانیکا آپکے دل پر زیادہ اثر نہ ہو تو اسقدر تو ضرور چاہیئے کہ جب تک اخیر ظاہر نہ ہو کف لسان اختیار کرین جب ایک پیشگوئی پوری ہوگئی تو اُسکی کچھ تو ہیبت آپکے دل پر چھا ہوگی آپ تو میری ہلاکت کی منتظر اور میری رسوائی کے دنون کی انتظار مین ہین اور خدا تعالی میری دعوی کی سچائی پر نشان ظاہر کرتا ہے۔ اگر آپ اب بھی نہ مانین تو میرا آپ پر کیا زور ہے۔ لیکن یاد رکھین کہ انسان اپنے اوائل ایام انکار مین باعث کسی شتاب کے معذور ٹھر سکتا ہے نشان دیکھنے پر ہرگز معذور نہین ٹھہر سکتا۔ کیا یہ پیشگوئی جو پوری ہوگئی کوئی ایسا اتفاقی امر ہے جسکی خدا تعالی

مرکو پہنچ کر نہین کہ انسان کے علم اور ارادہ کے ایک ادنی حرکت مین خود بخود یہ پیشگوئی دو مہینہ آگے کی کہ یہ ہوجا نہین کہ مدعی کذاب کی پیشگوئی کیطرح پوری نہین ہوئی بھی دلون کی تفتیش کرتا ہے اگر آپ مین انصاف کا کچھ حصہ ہے اور تقوی کا کچھ ذرہ تو آپ دلون کو ٹٹول کر دیکھ لین کہ آپ کے غضب سے بہت پہلے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم۔ والسلام علی من اتبع الھدی وما استکبر وعادانی۔ (الراقم عاجز غلام احمد

۹۳ عیسوی ۱۸۹۲ء ۹ جنوری

اس کا جواب نجنب خاکسار

مرزا غلام احمد صاحب کا دیانی خدا آپکو ہدایت کرے اور راہ راست پر لاوے۔

سلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ آپکا دوسرا خط بلا تاریخ مین نے، جنوری ۱۸۹۲ء کو بٹالہ مین روانگی لاہور کے وقت وصول پایا۔ اس لئے مین اسکا جواب بٹالہ سے نہین دے سکا اب دیتا ہون اِس خط کے مطالعہ سے مجھے مسرت وصل ہوئی اور امید ہوگئی کہ اب آپکے الہامات کی حقیقت کھلیگی۔ اور آپکے ملہم ہونے کی کیفیت جو مدت سے عوام پر مخفی و مشتبہ تھی کس وناکس پر جو فہم و توفیق دیا گیا ہو۔ ظاہر ہو جاوے گی۔

اِس خط مین پھر آپ رحم و خنخواری کے مدعی ہوئے۔ اور اسکے مقابلہ مین خاکسار پر افترا پردازی کا دعوی قلم مین لائے ہین۔ آپ واقعی ملہم و خنخوار ہوتے تو میرے خط کے جواب مین صرف اپنی پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی کا الہامی ہونا ثابت کرتے ان فضول دعاوی۔ رحم و خنخواری اور بیجا و ناحق تہمت افترا پردازی سے مشغول نہوتے۔ یہ چھیڑ چھاڑ بلا سود آپکے دعوی رحم و الہام و ہمدردی کی تکذیب کرتی ہے۔ آپکے دعوی رحم و ہمدردی کا مفصل جواب مین اپنے پہلے خط مین دے چکا ہون۔ اب آپ کیطرح اُسکا اعادہ نہین کرتا۔

بہتانِ افترا پردازی کا جواب یہ ہے۔ کہ آپ میرے خط کی ایک بات کا خلاف واقعہ و افترا ہونا ثابت کرین۔ کسی مجلس مین جسمین جانبین کے مساوی اشخاص ہون۔ اور تین منصف غیر طرفدار۔ اسکا ثبوت پیش کرین۔ یہ جرأت نہو سکے (اور ہرگز نہوگی) یہہ پیشگوئی بھی اپنی پیشگوئیون کے حاشیہ پر لکھ رکھین) تو بذریعہ تحریر اسکا ثبوت دین جسکو تین منصف مُسلّم الفریقین غلبہ رائے سے مان لین۔ تو مین صرف اسی ایک امر سے آپکا حق پر ہونا۔ اور آپکے مقابلہ مین اپنا غلطی کرنا مان لونگا اور آئندہ آپکا مقابلہ چھوڑ دونگا

تو ایک ہی بات مین مدت کا جھگڑا طے ہوتا ہے۔ اور میدان آپ کے ہاتھ آتا ہے۔ یہ نہو سکے تو آیندہ بے جا و ناحق تہمتون اور دروغ گوئی سے اپنے آپ کو روکین۔ جن سے آپ پر سوءظنی زیادہ بڑھتی ہے۔ اور آپکے دعوی الہام کی تکذیب ہوتی ہے۔

کادیانی صاحب! مین سچ کہتا ہون اور اسپہ خدا تعالے کی قسم جس مضمون وعنوان کے ساتھ آپ چاہین کہانے حاضر و مستعد ہون کہ مجھے جسقدر آپ سے بدگمانی ہوئی ہے اسکا قوی سبب آپ کی دروغ گوئی و افترا پردازی و دہوکہ دہی۔ جس سے آپ کی کوئی تحریر خالی نہین۔ آپ اس بدگمانی کو دور کرانا چاہتے ہین۔ تو آیندہ اس کذب سے کف لسان اختیار کرین۔ مطلب کی بات کا جواب راستی دیا کرین۔

آپ کی پیشگوئی متعلقہ موت خسر فرضی کے الہامی ہونے کی نسبت جو مجھے عذر ہے اُسکا اظہار و بیان بحکم اصول مناظرہ و قانون عدالت و دیانت تب ہی مجھپر واجب ہوتا جب آپکی طرف سے اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کا پابندی اصول مناظرہ و قانون عدالت و دیانت ثبوت گذرتا۔ مگر ہنوز آپسے یہ امر وقوع مین نہین آیا۔ تو پھر اس عذر کے پوچھنے کا آپکو کیا استحقاق ہے۔

آپنے اس خط مین یہ دعوے کیا ہے۔ کہ مینے نہ اپنی نفسانی طمع اور نکاح کی ذاتی غرض سے بلکہ دین اسلام کی حقانیت اسکے منکرون اور مخالفون پر (جو میری برادری اور قرابتیون مین سے تھے اور وہ مجھسے آسمانی نشان طلب کرتے تھے)۔ ظاہر کرنے کی غرض سے یہ پیشگوئی کی تھی کہ اگر مرزا* ہوشیارپوری اپنی بیٹی اس عاجز کو نہ دیگا کسی اور سے اسکا نکاح کریگا۔ تو روز نکاح سے تین برس کے عرصہ مین وہ فوت ہوجائے گا۔ ان تین برس مین گو تاریخ موت نہین بتائی گئی۔ مگر دوسری کشف سے معلوم ہوا کہ کچھ بہت عرصہ نہین گذرے گا۔ اور اڈھائی برس کے عرصہ تک اسکا شوہر فوت ہوجائیگا۔ اور وہ لڑکی بیوہ ہوکر میرے نکاح مین آئیگی۔ اور یہ سب باتین اشتہار

* انکا نام کادیانی کی کلام مین اصغر مستقول ہے جسنے اپنی کلام مین ایک شریف آدمی کا ذکر بری بیان مین مناسب سمجھا۔

وہم جولائے ۱۸۸۸ء مین درج ہوکر شتہر ہوچکی ہین۔ اور اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کا یہ ثبوت دیا ہے کہ اس پیشگوئی کا ایک جز تو پورا ہوگیا ہے۔ کہ مرزا مذکور نے ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء کو اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کردیا۔ تو ہم مہینے سے کم عرصہ مین ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء کو وہ فوت ہوگیا ہے۔ ایسی ہی باقی دو جزون (اس کے شوہر کے فوت ہونے۔ اور اُس لڑکی کے میرے نکاح مین آنے) کی امید ہے۔ پھر کہا ہے کہ یہ پیشگوئی دوسرے وسائل نجوم۔ رمل وجفر سے نہین ہوسکتی۔ کیونکہ منجمون کی پیشگوئی ایسی نہین ہوا کرتی جسمین ذاتی فائدہ کے لحاظ سے شرطین ہون (جیسا کہ مین نے شرط نکاح لگادی ہے) اور نہ وہ اس دعوی کے ساتھ ہوتی ہین۔ کہ مین ملہم اور ملائکہ طرف سے مامور ہوکر بھیجا گیا ہون۔ (جیسا کہ میرزا دعوی کیا ہے) اس دعوی کے ساتھ کوئی منجم یا رمال پیشگوئی کرے تو اسکا سچا ہونا ممکن نہین ہے۔ جسکی عقلی وجہ یہ ہے۔ کہ اگر منجم جھوٹے مدعی الہام کی پیشگوئی سچی نکلے تو اسمین اور سچے نبی مین فرق نہین رہتا۔ اور لوگون کو صدق نبوت مین شتباہ ہوجاتا ہے۔

اور نقلی دلائل وہ آیت ہے جسمین مومن آل فرعون کے اس قول کی حکایت ہے۔

وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔	کہ اگر یہ سچا ہے۔ تو تمکو (اے فرعونیو!) ضرور وہ عذاب پہنچیگا جسکی وہ پیش گوئی کرچکا ہے۔ خدا تعالی جھوٹے زیادتی کرنے والے کو راہ نہین دکھاتا۔ یعنی اُسکی پیشگوئی کو پورا نہین کرتا۔ اور وہ آیہ جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے۔ کہ اگر وہ ایک قول بھی ازخود بناکر ہماری طرف

منسوب کرتا۔ تو ہم اُسکی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور وہ آیہ جسمین ارشاد ہے۔ خدا تعالی

اپنے غیب پر بجز رسول کسی کو مطلع نہین کرتا۔ رسول کا لفظ عام ہے جسمین رسول اور نبی اور محدث داخل ہین" ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جھوٹے مدعی الہام کی پیش گوئی پوری نہین ہوتی۔ اور اسکو غیب پر اطلاع نہین ہوتی۔ اور اسکی رگ جان کاٹی جاتی ہے۔ اور چونکہ مین گیارہ برس سے دعوی وحی والہام کرتا ہون اور ابتک مارا نہین گیا بلکہ دن بدن میری عزت وقبولیت لوگونمین بڑھتی جاتی ہے۔ میرے پچھلے جلسہ سالانہ مین صرف پچہتر آدمی شامل ہوئے تھے اور اس سال تین سو ستائیس مخلص واحباب آئے ہین اور میری پیش گویان سچی نکلتی ہین اس ثابت ہوتا ہے۔ کہ مین صاحب وحی والہام ہون اور میری پیش گوئی مذکورالصدر جو رمل ونجوم جفر سے وہ نہین ہوئی۔ اب آپ اس پیشگوئی کو الہامی مان لین اور اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین یہ اعتراف چھاپ دین۔ کہ ایک جز پیش گوئی متعلق موت خسر فرضی کا دیانی پوری ہوگئی ہے۔ باقی دو جز (موت شوہر دختر مسمات مذکور و نکاح ثانی آن دختر بکا دیانی) پوری ہوگئین تو مین توبہ کرونگا۔ اس اعتراف کو آپنے رسالہ مین نہ چھاپا تو پھر آپ کے لئے غضب الٰہی جو آپکے غضب سے بڑھکر ہے تیار ہے۔ کیونکہ نشان دیکھنے کے بعد انسان معذور نہین ٹھہر سکتا" یہ آپکے دعوی اور اسکے ثبوت کا جسکو اپنے پراگندہ طور پر مکرر سہ کرر عبارات مین ادا کیا ہے۔ ضبط وشایستگی کے ساتھ خلاصہ ہے۔ اس باضبط وشایستہ پیرایہ مین اسکو اس لئے ادا کیا گیا ہے۔ کہ اسپر ضبط اور اسانی سے بحا گفتگو ہو سکے۔

میرے نزدیک اور ہر ایک منصف حقیقت شناس سخن رس ناظر ومناظر کے نزدیک آپکا یہ ثبوت غیر مکمل وناکافی ہے اور کراس انگیز نیش (استحان جرح) کا محتاج ہے۔ لہذا آپکے دعوی اور اسکے ثبوت مذکور پر چند سوالات جرح کئے جاتے ہین۔ انکا جواب اپنے کافی وشافی اور صافی دیا تو آپکا ثبوت مکمل سمجھا جائیگا۔ اور اسوقت آپکو اپنے دعوی

اور اُسکے دلائل کی صحت و تسلیم مین عذر پوچھنے کا استحقاق پیدا ہوگا۔

وہ سوالات یہ ہین۔

سوال اول اس پیشین گوئی سے جو غرض اپنے بیان کی ہے۔ اس غرض کا اظہار آپ نے کب کیا تھا درخواست نکاح کے وقت یا جب درخواست نامنظور ہوئی تب یہ غرض بنائی گئی۔ اشتہار[۲] متضمن پیشین گوئی مذکور اور اشتہار متضمن اظہار غرض مذکور ایک تاریخ کے ہین یا اشتہار پیشگوئی کی تاریخ آگے اور اشتہار متضمن اظہار غرض کی تاریخ پیچھے۔ ایسا ہی[۳] تو غرض و علت غائی کا جسکا وجود ذہن مین پہلے ہوتا ہے۔ اظہار پیچھے کیون ہوا۔؟

سوال دوم اگر آپ کی کسی تحریر سابق یا لاحق سے یہ ثابت ہو۔ کہ درخواست نکاح کے وقت آپنے معجزانہ اور مردانہ مقابلہ نہین کیا۔ بلکہ عاجزانہ و دیوانہ خوشامد چاپلوسی اور مال کی طمع دہی سے کام لیا ہے۔ اور ۱۸۸۷ء تک (جسمین دوسرے شخص سے اس لڑکی کے نکاح کی تجویز ہوئی تھی) اس طمع دہی کو نہین چھوڑا۔ تو پھر آپ اس دعوی کو ورڈرا کرینگے یعنی واپس لینگے۔ یا اسمین کوئی عذر پیش کرین گے۔ پیش کرنا ہو تو اُسکو پہلے سے بیان کر دین۔

سوال سوم اس اشتہار دھرم جولائے ۱۸۸۷ء کو جسمین آپ نے یہ تینون پیشگوئیان درج کی ہین آپنے پبلک (عام لوگون) مین شائع کیا تھا؟ اور اسکا کیا ثبوت آپ دیسکتے ہین۔ یا اسکو چھاپ کر اپنے پاس رکھ چھوڑا۔ اور پرائیویٹ طور پر خاص خاص لوگون مین شائع کیا تھا؛ جیسا کہ آپ کے بعض اشتہارات کی نسبت یہ امر معلوم ہو چکا ہے۔

سوال چہارم۔ جو پیشگوئی کسی شخص کی بھی نکلے وہ بذاتہ و بانفرادہ۔ اُس شخص کے ملہم ہونے اور پیشین گوئی کے الہام ہونے پر دلیل ہو سکتی ہے۔ یا اُسکی صداقت کے علاوہ اُس شخص مین اور بھی شرائط ہونی ضرور ہین۔ جنسے اُسکا ملہم اور اُس کی پیشین گوئی کا الہام ہونا ثابت ہو۔؟

سوال پنجم۔ خواص حقیقت شناس لوگون نے انبیاء علیہم السلام کو جو انبیاء مانا ہے۔ تو صرف اُنکی کسی پیش گوئی کے سچا ہونے سے مانا ہے۔ یا اُنکو نبی ماننے مین اُنکے اخلاق دائمی اور مدت العمری راست بازی۔ رحمدلی۔ بے غرضی۔ عفت۔ عدالت۔ وغیرہ۔ اور اُن کے اعتقادات و تعلیمات کا بھی لحاظ کیا ہے۔

سوال ششم۔ نبیون کی سبھی پیشگوئی کا سچا ہونا ضروری ہے یا نہین۔ بلکہ بعض کا جھوٹا ہونا بھی ممکن یا واقعہ ہو چکا ہے؟ ظنی اور خیالی تعبیر سے سوال نہین اس واقعہ کی نسبت سوال ہے جسکی نبی نے قطعی طور پر خبر دی ہو۔ جواب (۲) مین شق نفی اختیار کرین تو ایسی پیشگوئی غیر صادق کی مثال نبی آخر الزمان کی پیشگوئی سے بحوالہ کتب اسلامی دین۔ کیونکہ اہل کتاب کی نقل و بیان پر اہل اسلام کو اعتماد نہین ہے۔

سوال ہفتم جس شخص کی کوئی پیشگوئی سچی نکلے اور کوئی جھوٹی وہ سچی پیشگوئی مین ملہم ہو سکتا ہے؟

سوال ہشتم۔ ایسا شخص اگر اکثر جھوٹ بھی بولتا ہو۔ لوگون کے مال ناجائز ذریعہ سے مارتا ہو۔ ناجائز مال اجرت زنا وغیرہ کام مین لاتا ہون۔ ظلم۔ ایذا رسانی۔ بیرحمی بدخلقی و بدگوئی پر مصر ہو تو پھر بھی وہ اگر اسکی کوئی پیشگوئی سچی نکل آوے اس سچی پیشگوئی مین ملہم۔ ولی۔ محدث۔ و مجدد اور خدا کا مخاطب ہو سکتا ہے؟

سوال نہم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اُس سے پیشتر ایسے لوگ عرب مین موجود تھے جو کاہن کہلاتے تھے اور غیب دانی کے مدعی تھے۔ اور وہ بعض پیشگویون مین سچے نکلتے تھے یا نہین؟

جواب (۲) بشق نفی ہو۔ تو جن احادیث سے ایسے کاہنون کا وجود ثابت ہوتا ہے وہ موضوع ہین یا کچھ اور معنے رکھتے ہین۔ اور (۳) اگر جواب بشق اثبات ہو تو وہ لوگ ان سچی پیش گویون مین ملہم اور خدا کے مخاطب کہلا سکتے ہین؟

سوال دہم - ابن صیاد کاہن نے (جسکو آپ دجال سمجھتے ہین) آنحضرت کے دلمین چھپائی ہوئی بات کسیقدر معلوم کرلی تھی یا نہین۔

جواب (۲) بشق اثبات ہو تو اسصورت مین وہ ملہم و صاحب وحی متصور ہوگا یا کچھ اور اور (۳) اگر بشق نفی ہو تو ان احادیث کی نسبت جنمین ابن صیاد کا بتایا ہوا لفظ دُخّ منقول ہے آپکا کیا خیال ہے۔ وہ موضوع ہین۔ یا اور کچھ معنے رکھتی ہین؟

سوال یازدہم - اکثر زمانون اور ملکون مین نجومی۔ رمال۔ جفری۔ پنڈت جوتشی واقعات آیندہ موت وحیات بعض اشخاص کی نسبت پیشین گویان کرتے ہین۔ پنڈت لوگون کی جنم پتریان لکھتی ہین۔ نجومی زائچی لکھتے ہین جنمین سال بھر کے واقعات درج کرتے ہین۔ اور وہ اخبارونمین چھپتے ہین۔ جنمین سے بعض واقع کے مطابق اور سچے نکلتے ہین۔ انمین وہ ملہم۔ اور انکی سچی پیشگویان الہامی ہوتی ہین یا کچھ اور۔؟

سوال دوازدہم - اگر وہ اسکے ساتھ جھوٹا دعویٰ الہام کرلین یا کوئی اور جھوٹ بولین یا کسی ذاتی فائدہ کو ملحوظ رکھین اور اسکی نسبت پیشگوئی کرنی چاہین۔ تو پھر انکی اس قسم کی پیشگویان بند ہوجاوین اور پھر وہ کسی پیشگوئی مین سچے نہ نکلین؟ اور اسکی وجہ کیا ہے۔ کیا وہ اپنے علم نجوم جفر وغیرہ کو بھول جائین۔ یا اور سبیل سے روکے جاوین۔

سوال سیزدہم - طبعی فلاسفر سائنٹیفک مین (سائنس جاننے والے) جو پیشگویان کرتے ہین انمین سے بعضی سچی نکلتی ہین یا نہین) اور (۲) اگر نکلتی ہین تو کیا وہ لوگ بہی ملہم اور وہ پیش گویان الہامی ہین۔

سوال چہاردہم - روحانیات کی تسخیر وحاضرات سے جو پیش گویان لوگ کرتے ہین چنانچہ آجکل کلکتہ کی ایک جماعت تعلیم یافتہ نے انرایبل بابو کرسٹوداس پال

کی روح کو بلا کر یہ پیشین گوئی ہے کہ جیدی سسٹم مین لفٹنٹ گورنر کو نا کامی ہوگی اور حضرت مسیح کی روح سے یہ پیشین گوئی کرائی ہے۔ کہ ملکہ معظمہ قیصر ہند کی عمر چار برس اور ہوگی اور پرنس اوف ویلز انکے جانشین ہونگے۔ وغیرہ وغیرہ جو اکثر اخبارون مین شائع اور مشتہر ہوئی ہین۔ انمین سے اگر کوئی پیشین گوئی سچی ہوگئی تو کیا وہ جماعت بھی ملہم متصور ہوگی اور یہ پیشین گویان الہامی ہونگی۔

سوال پانزدہم سمریزم (یا عمل الترب) کے ذریعہ سے جس تہ پائے میز یا چوکی کو ہلایا جاتا ہے۔ جسکا آپ نے بھی اپنے ازالہ کے صفحہ ۳۰۵ مین اعتراف کیا ہے۔ وہ بھی لوگون کی حیات وممات وغیرہ واقعات آیندہ کی نسبت پیشین گویان کرتے ہین چنانچہ لاہور مین اسکا مدت تک گھر گھر مشغلہ رہا ہرگلی کوچہ مین چرچا ہوا۔ لاہور کے ایک معزز رئیس اور میرے دوست سید رجب علی شاہ صاحب پنشنر پرنسپل کمشنر اور پروپرائٹر امپیریل پریس کے مکان پر اور کئی اور لوگون کے مکانات پر ایسی میزین تہین جن سے میرے دوستون اور احباب نے اپنی آنکہ سے اس کارروائی کو مدت تک دیکھا۔ یہ پیشین گویان اگر سچی نکلین۔ تو کیا وہ تہ پائے بھی ملہم ومحدث ومجدد وصاحب وحی کہلائینگی۔ اور اس تہ پائے سے سمریزم کے ذریعہ سے یہ کام لینے والے ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ ملہم ومحدث کہلائینگے۔ ؟

سوال شانزدہم۔ بعض مسلمان فاسق فاجر زناکار شراب خوار اس حالت اور اسوقت مین جبکہ وہ بادہ بسر اور آشنا یہ کا مصداق ہوتے ہین اور بعض کافر بعض اوقات ایسی خواب دیکھتے ہین جنمین واقعات آیندہ کی حالات انپر کھلجاتے ہین کہ فلان شخص فوت ہوگا۔ یا فلان شخص کے گھر مین لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی۔ اور فلان شخص بیمار ہوگا۔ فلان چیز ہاتھ آئے گی۔ اور ان پیشگویون مین وہ سچے نکلتے ہین۔ کیا ان پیشگویونمین وہ لوگ ملہم۔ محدث وغیرہ کہلا سکتے ہین۔ ؟

سوال ہفدہم۔ دنیا مین ایسے لوگ بھی ہین جو نہ الہامی کہلاتے ہین نہ کاہن نہ نجومی نہ جوتشی نہ طبیعی نہ سائنٹیفک مین نہ مسمریزم نہ خواب مین کی رویت بیان کرتے ہین بلکہ صرف قرینہ وقیاس وتجربہ اور ظن سے ایک شخص کی نسبت پیدایش یا موت یا صحت یا بیماری کی خبر دیدیتے ہین اور وہ سچی نکل آتی ہے۔ کیا وہ بھی آپ کے نزدیک الہامی ہین اور انکی وہ پیشگوئی الہام ہے۔

سوال ہژدہم۔ بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہین جو قیافہ وتجربہ بھی نہین رکھتے صرف سادگی سے بے ساختہ اُن کے منہ سے ایک آیندہ کی بات نکل جاتی ہے اور وہ اتفاقاً سچی ہو جاتی ہے۔ اونمین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین جنکو لوگ عاجز وناچیز سمجھتے ہین اور درحقیقت وہ راست باز ہوتے ہین۔ خدا تعالیٰ انکی عاجزی وسچائی کی برکت سے انکی بات کو پورا اور انکو سچا کر دیتا ہے۔ جنکے حق مین آچکا ہے لو اقسم علی اللہ لابرہ۔ کیا وہ لوگ بھی ایسی باتون مین خدا کے ملہم ومخاطب ہین۔؟

سوال نوزدہم۔ بعض ایسے لوگ بھی ہین جو صفات مذکورہ بالا سے ایک صفت بھی نہین رکھتے ہین۔ بلکہ وہ پرلے درجہ کے جھوٹے بے حیا اور دلیر ہوتے ہین۔ نہ ننگ دنیا رکھتے ہین اور نہ خوف آخرت۔ اور وہ یون ہی بغیر کسی یقین وظن کی ایک لاف مار دیتے ہین کہ جا تیرے گھر بیٹا ہوگا۔ یا اگر تو ہمکو کچھ نہ دیگا۔ تو تیرا یہ نقصان ہو جائیگا۔ جیسا کہ بعض ڈڑہ مونڈ بھیک مانگنے والے جوگی فقیر کرتے ہین۔ اور خدا کے علم وتقدیر مین اُسکا وقوع مقدر ہوتا ہے۔ تو اتفاق سے اُنکے کہنے کے موافق ہو جاتا ہے۔ انکو بھی آپ الہامی اور انکی ایسی پیش گوئی کو الہام کہین گے۔؟

سوال بستم سیالکوٹ کے ملک شاہ علم نجوم یا رمل مین کچھ دخل رکھتے تھے۔ اور آپکو اُن سے صحبت وملاقات واستفادہ کا کوئی تعلق رہا ہے یا نہین۔

(شاگردی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوال بست و یکم ۔ بٹالہ کے مولوی گل علیشاہ اور انکے بعض متعلقین علم جفر میں دخل رکھتے تھے؟ اور آپ کو ان سے صحبت و استفادہ کا تعلق تھا یا نہیں۔

سوال بست و دوم فیصلہ آسمانی کے صفحہ اخیر میں جو آپنے ہندسہ اور بعض نقوش لکھے ہیں۔ انسے کیا مراد ہے اور وہ کس علم کی اصطلاح ہے۔

سوال بست و سوم آپکو مسمریزم یا عمل الترب میں دخل ہے یا نہیں۔ اور اگر نہیں ہے تو پھر آپ نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۳۰۹ میں یہ کیوں لکھدیا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالےٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

سوال بست و چہارم اس عاجز کی باون سال کی عمر کو پہنچکر فوت ہونے کی نسبت اپنے وہ پیش گوئی جو آپکے مرید اور آپ کے دوست بیان کرتے ہیں۔ کی ہے یا نہیں۔ کی ہے تو کس عنوان و بیان سے۔

سوال بست و پنجم۔ جو لڑکا بشیر نام آپکا فوت ہو گیا ہے۔ اسکی نسبت آپنے کسی تحریر یا اشتہار میں لکھا تھا یا نہیں۔ کہ اسمیں پسر موعود اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی علامات پائی جاتی ہیں اور یہ وہی لڑکا معلوم ہوتا ہے۔

سوال بست و ششم کسی تحریر میں اس بیان علامات سے آپنے انکار کیا ہے یا نہیں۔

سوال بست و ہفتم۔ اس لڑکے کی نسبت آپ کے کسی حامی نے یہ بھی مشتہر کیا تھا کہ وہ لڑکا عمر پانے والا ہے یا نہیں۔ کیا تھا تو اپنے اُسپر سکوت کیا یا اُس کو رد کیا تھا۔

سوال بست و ہشتم شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کی رہائی کی نسبت آپنے قطعی پیشگوئی کی تھی؟ اور وہ کس عنوان سے تھی۔ اور اُسکی تشہیر کی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہ کس ذریعہ سے ہوئی تھی۔

سوال بست و نہم دلیپ سنگھ کی ناکامی سے واپسی اور دیانند سرستی کی موت کی نسبت جو اپنے پیشگوئی کی تھی۔ وہ کس عنوان سے تھی اور اُسکی اشاعت کیونکر ہوئی ان چار آخری سوالات میں جن پیشگوئیوں کا ذکر ہے۔ انمیں کوئی مستقل بحث مقصود نہیں بلکہ اسی پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی جناب میں بحث کرنے کے وقت اُن سے ضرورت متعلق ہوگی۔

سوال سی ام جس شخص کو کسی امر کے چند ساعات کے بعد واقع ہو جانیکا علم و یقین ہو۔ وہ اُس کے ظاہر و ثابت کرنے اور دوسرے کو اس مقابلہ سے عاجز کرنے کے لئے اِس امر کے چند دنوں کے بعد واقعہ ہونے اور اگر چند دنوں کے بعد اُسکے وقوع کا علم ہو تو چند مہینوں کے بعد اُسکے واقعہ ہونے۔ اور اگر چند مہینوں کے بعد اُسکے وقوع کا علم ہو تو چند سالوں کے بعد اُسکے واقعہ ہونے کی خبر دے۔ تو اُس سے اُسکا علم و یقین ثابت ہوتا ہے۔ یا یہ شک یا گمان پیدا ہوتا ہے کہ اُسکو اِسکا علم نہ تھا بلکہ اُسنے صرف ظن سے کام لیا۔ اور احتیاط و پیش بندی کر کے ساعات کی جگہ دنوں کو اور دنوں کی جگہ مہینوں کو اور مہینوں کی جگہ سالوں کو اختیار کیا۔ اسکو یقین ہوتا تو جس کمتر وقت پر اس امر کا وقوع ہوا ہے۔ اُسیکو وہ بیان کرتا۔ جواب[۳] میں اگر شق اول اختیار کیجاوے تو اُس کی نظیر میں کوئی الہامی پیشگوئی پیش کیجائے جسمیں خدائے تعالیٰ نے ایک واقعہ قریب الوقوع کی ابعد مدت کے بعد واقع ہونے کی خبر دیکر اوس سے مخالفین اور منکرین پر حجت قائم کی ہو۔ قرآن میں ایسے نظائر تو موجود و معلوم ہیں کہ بعید الوقوع واقعہ کے وقوع کی ایسے الفاظ سے خبر دی ہو۔ جن سے اُسکا قریب الوقوع ہونا خیال میں آسکے اور اس سے مومنوں کے دل میں تسکین و امید اور مخالفوں کے دل میں دائمی خوف اور غم پیدا ہو چنانچہ فتح روم کی جو سات یا نو

برس کے بعد ہونے والی تھی لفظ بضع سے جس سے ادنیٰ تین برس بھی مفہوم ہوتے ہین خبر دیتا لہذا اس قسم کی نظیر پیش نکرین۔ بلکہ ایسی نظیر پیش کرین جسمین قریب الوقوع واقعہ کی بعد مدت مین واقع ہونے کی پیش گوئی مقام تعجیز خصم مین کی گئی ہو۔ اور اگر جواب مین حق تعالیٰ اختیار کرین تو یہ بتاوین کہ آپکی اس پیشگوئی مین آپکے ملہم نے یہ احتیاط و پیش بندی کیون کی کہ جو واقعہ چار مہینے سے کم عرصے مین واقع ہونے والا تھا اُسکا وقوع تین برس کے عرصہ مین بتایا باوجودیکہ قریب مدت بتانے مین آپکا غلبہ اور بزعم آپ کے معجزہ ثابت ہوتا تھا۔ اس احتیاط سے آپکے ملہم پر یہ گمان و اعتراض نہین ہوتا۔ کہ اُسکو چار مہینے کے بعد وقوع اوس واقعہ کا علم نہ تھا۔ علم ہوتا تو عین مقابلے اور تحدی اور اعجاز کے مقام مین اوسی قریب مدت کے بعد اُسکے وقوع کی خبر دیتا احتیاط و پیش بندی سے کام لیکر مہینون کی جگہ تین سال نہ بولتا۔

سوال ی دیکھم دوسرے کشف مین جو آپکو بتایا گیا تھا۔ کہ بہت عرصہ نہین گذریگا کہ آپ کا خسر فرضی مر جائیگا اس امر کو آپنے کسی تحریر مطبوع یا قلمی کے ذریعہ سے مشتہر کیا تھا یا نہین۔ مشتہر کیا تو اسکا کیا ثبوت آپ دے سکتے ہین۔ وہ تھوڑا عرصہ جو اس کشف مین بتایا گیا تھا۔ مہینون کا تھا یا سالون کا۔ اگر سالون کا بتایا گیا تو کیا پھر وہ اس اعتراض کا محل نہین ہو سکتا جو شق ثانی جواب سوال نمبر ۳۰ پر وارد ہوا ہے۔ اور اگر وہ مہینون کا بتایا گیا تھا تو پھر اُسکو مقام مقابلہ و تعجیز منکرین مین ظاہر کیون نہ کیا۔ اور اگر کہی نہین بتایا تو اس کشف سے کونسا فائدہ جدید حاصل ہوا جو پہلے الہام سے نہوا تھا۔ کونسی فائدہ نہین ہوا۔ تو پھر کیا یہ کشف لغو نہین ٹھہرتا۔ کیا اس کشف پر یہ اعتراض وارد نہین ہوتا کہ آپنے جسمین اُن جوگیون کا اقتدا کیا ہے جو ایک گھر مین لڑکا پیدا ہونے کی خبر دیتے ہین اور ہمسایہ کو یہ کہہ جاتے ہین کہ اس گھر مین لڑکی پیدا ہوگی۔ پھر اگر لڑکا پیدا ہوا تو گھر والونکو

بتلائی ہوئی خبر کو پیش کرکے اپنا سچ ثابت کیا اور مذاق لیا۔ اور اگر لڑکی ہوئی تو کہدیا کہ ہمنے ہمسایہ کو کہدیا تھا۔ کہ لڑکی ہوگی۔

کہنے بھی بھینہ یہ کام کیا ہے۔ کہ ایک الہام مین تین برس کی میعاد ٹھہرادی۔ دوسرے کشف مین عنقریب کی خبر دی۔ پھر جلدی کام ہوگیا۔ تو یہ کہدیا کہ ہمنے عنقریب وقوع کی خبر دی تھی۔ دیر ہوگئی تو تین برس کی مدت کو پیش کیا۔ جسمین کسی نہ کسی اختیاری تدبیر سے یا اتفاقی تقدیر سے ایک شخص کا کام تمام کرنا ممکن ہے۔

سوال سی دوم اگلی منسکہ آیات سے پہلی آیت مین جو حضرت موسی کی پیشین گوئی کا سچا ہونا بیان ہوا ہے۔ اس سے یہ کیونکر ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس شخص کی کوئی پیشینگوئی اتفاقاً سچ نکلے وہ ملہم ہوتا ہے۔ کیا بعض اوقات جھوٹے کی بات سچ نہین نکلتی۔ (چنانچہ سوال سابق مین پوچھا گیا ہے) پھر یہ آیا اس جھوٹے کو کیونکر ملہم بتاتی ہے۔ اور جواب اس آیہ مین بیان ہے۔ کہ خدا تعالے مسرف کذاب کو راہ نہین دیتا۔ اسکے یہ معنے کس دلیل سے تعین ہین۔ کہ خدا تعالے جھوٹے مدعی الہام کی پیشینگوئی کو پورا نہین کرتا۔ کیونکہ جائز نہین کہ اسکے یہ معنے ہون کہ جو شخص اپنی اور باتون مین جھوٹ بولے۔ گو مدعی الہام نہو۔ اسکو خدا تعالے وحی والہام سے مشرف نہین کرتا۔ اور اسکی بعض پیشینگوئیان الہامی نہین ہوتین۔ گو بوجوہ مذکورہ بالا سچی نکلین۔ یا یہ معنے ہون کہ خدا تعالے فرعون کو جو مسرف وکذاب ہے راستی اور نجات کی راہ نہین دکھائیگا۔ چنانچہ بیضاوی

عرض به فرعون بانه مسرف کذاب لایهدیه الله سبیل الصواب وطریق النجات (بیضاوی صفحہ ۶۷ ج ۲)	نے اس کے ایک یہ معنے بھی کئے ہین۔

سوال سی سوم دوسری آیہ مین جو اسرافیہ ہلاک کرنے کا ذکر سنا گیا ہے۔ اسکی کوئی حد مقرر ہے۔ کہ جسدن خدا تعالے پر افترا ہو۔ اسی دن ہلاکت ہو۔ یا اس ہلاکت کا وقت وسیع ہے۔ قوم نوح نے جو خدا پر شریک کا افترا کیا۔ تو وہ کتنی مدت کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد ہلاک ہوئے۔ فرعون جو خود معبود بن بیٹھا تھا وہ اس فقرہ کے بعد کتنے دنوں میں ہلاک ہوا۔ آپ (۴) سے پہلے جن لوگوں نے چھوٹا دعوی نبوت والہام کیا تھا جیسے مسیلمہ وغیرہ وہ کتنے عرصہ کے بعد ہلاک ہوئے۔ جسدن (۵) سے آپنے نبوت اور مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا ہے۔ آپکی صحت اکثر اوقات کیسی رہتی ہے۔ کیا آپ اکثر بیمار نہین رہتے اور آپکی ایسی حالت نہین ہوجاتی جس سے موت نظر آنے لگے۔ کیا ایسے امراض موت کے وہلاکت کے مقدمات نہین ہین۔ اگر (۶) مفتری کا جلد ہلاک ہونا ضروری ہے۔ اور آپ مفتری نہین بلکہ سچے ملہم اور ولی ہین تو جو لوگ آپکو مفتری وکذاب کہتے ہین اور آپکو کافر سمجھتے ہین۔ اور رات دن آپ پر لعنتون کا مینہ برسا رہے ہین جو آپ کے خیال مین یقیناً خدا پر افترا کرتے ہین وہ کیون جلد ہلاک نہین ہوتے باوجودیکہ حدیث قدسی مین خدا تعالے سے منقول ہے من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ وفی روایۃ فقد اذنتہ بالحرب یعنی خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے وہ خدا سے لڑنے کو میدان مین نکلا ہے۔ ایک روایت مین یہ آیا ہے کہ خدا تعالی اسکو جنگ کی اطلاع دیتا ہے۔ اور وے لوگ کیون دن بدن برکات والنعامات الٰہیہ کے مورد ہوتے ہین صحت وعافیت اور قوت مین آپسے بڑھکر ہین اولاد مین بہ نسبت سابق زمانہ عدم مخالفت محل برکت وکثرت ہین جائز طور پر آمدنی زر مین آپ سے بڑھکر ہین۔ (۷) ہلاکت کے مقابلے مین دن بدن عزت بڑھنے کا جو آپنے دعوی کیا ہے۔ اسکا آپنے موازنہ ومقابلہ اپنی روز افزون ذلت اور اپنے مخالفین ومکفرین کی روز افزون عزت سے نہین کیا۔ لہذا و سپر یہ سوالات وارد ہوتے ہین۔ ہندوستان (۸) وپنجاب کے مسلمانون مین آپکو حق پر جاننے والون کی تعداد زیادہ ہے یا آپکے مخالفین ومکفرین کو حق پر جاننے والونکی؟ بہ نسبت ۱۹۰۱ء سنہ ۱۹۰۲ء مین آپکے مکفرین کی تعداد زیادہ ہوئی ہے یا تابعین کے جسقدر (۹) لوگ آپکے میلہ حال مین آئے ہین وہ مخالفین ومکفرین سے تعداد مین بڑھکر تھے؟

گذشتہ میلہ سالانہ مین جو لوگ آئے تھے انمین سے بہت سے لوگ اس سال کیون نہین آئے۔ (۵) نئے لوگ جو آئے ہین انکے مخلص و احباب ہونے پر آپکی کیا دلیل ہے۔ کیا انمین ایسے لوگ نہ تھے جو صرف تماشا دیکھنے یا نکتہ چینی کرنے کو آئے تھے۔ کیا (۶) انمین بعض لوگ ایسے نہ تھے جو آپکے پرت تہارا اور پرائیویٹ خطون سے دہوکہ کہا کرآئے اور بعض صرف روٹی کہانے کو۔ آپ ان سبکے مخلص و احباب ہونے کے مدعی ہین تو انکی فہرست پیش کرکے انکے مخلص ہونے کا ثبوت دین۔ اور پھر دیکہین کہ انمین سے کسقدر آپکے مخالف۔ اور غیر معتقد ثابت ہوتے ہین۔ (۷) فقیرون پیرزادون کو آپ اپنے رسائل مین بدعتی لکھ چکے ہین انکے سالانہ میلون اور عرسون مین ہزارون بلکہ لاکھون لوگ جمع ہوتے ہین۔ کیا وہ لوگ بھی آپکے اعتقاد مین خدا کے نزدیک عزت رکھتے ہین۔ (۸) ہونگل اور نگا ہے کہ میلون مین لوگون کی تعداد زیادہ ہوتی ہے یا آپکی میلہ مین

سوال سی چہارم۔ تیسری آیہ سے جو آپنے یہ مطلب نکالا ہے کہ نبی رسول اور محدث کے سوا کوئی شخص آیندہ کی بات نہین بتا سکتا۔ اور جو بتاوے وہ ملہم ہوتا ہے۔ اسپر یہ سوال ہین۔ غیب (۱) کس کو کہتے ہین۔ کیا جو بات عادی اسباب علم حساب نجوم وغیرہ سے معلوم ہو اسکو غیب کہا جاتا ہے۔ نجومی (۲) اپنے علم نجوم سے جو کچہ بتاتے ہین اسکی نسبت وہ علم و یقین کا دعوی کرتے ہین یا صرف ظن کا۔ نبی (۳) کے سوا کسی کو الہام ہوتا ہے۔ اسکو دخل شیطان ہے اُسی پہرہ وچوکی سے حفاظت ہوتی ہے جس سے نبیون رسولون کی وحی کی حفاظت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس آیہ کے آخر مین ارشاد ہے۔ فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ مسلمانون سے آجتک اس بات کا کون (۴) قائل ہوا ہے۔ کہ اس آیہ کا لفظ رسول محدث کو بھی شامل ہے اور محدث بھی ایک رسول ہوتا ہے۔ (۵) اگر صورت بین نبی اور غیر نبی کے الہام مین کیا فرق ہے۔

سوال سی پنجم۔ ولی وملہم ہونیکے لئے پابند شریعت ہونا ضروری ہے یا تارک

احکام شرعیہ کا بھی ولی وملہم ہونا جائز ہے۔

سوال سی و ششم۔ آپ اپنی تمام عمر مین دعوی ولایت والہام سے پہلے اور اوس کے بعد خصوصاً دعوی مسیحائی کے وقت سے پانچ وقت مسجد الجماعت مین نماز پڑہنے کے ملتزم ہین یا اکثر اوقات مسجد چھوڑ کر مکان پر ہی نماز پڑہ لیا کرتے ہین۔

سوال سی و ہفتم۔ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ فجر کی نماز اپنے ٹھیک وقت نہ پڑہی ہو اور اپنے اتباع وملازمین پر یہ کہ کر خفگی ظاہر کی ہو۔ کہ جو لوگ اہل اللہ کے پاس رہتے ہین وہ اُنکو نماز کے لئے جگا دیا کرتے ہین۔ تم لوگ کیسے نالائق ہو کہ مجھے صبح کیوقت نہین جگاتے۔

سوال سی و ہشتم۔ آپنے فریضہ حج ادا کیا ہے یا نہین۔ نہین کیا تو اسکی کیا وجہ ہے کیا آپکے دس ہزار روپیہ جائداد کی آمدنی سے آپ پر حج فرض نہین ہوا۔ یا دعاؤن کی پیداوار اور مریدون کی آمدنی سے ایک وقت مین آپکے پاس پانچ پانچ سو۔ یا اس سے زیادہ روپیہ نہین آیا۔ جس سے حج فرض ہو جاتا۔

سوال سی و نہم۔ آپ ہمیشہ سے خصوصاً دو تین سال سے ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہین؟؟ کسی (۲) رمضان مین آپ ایسے بیمار ہوئے ہین جسمین دو چار میل پیادہ پا سیر نہ کرتے ہوں۔

سوال چہلم۔ آپنے کبھی جھوٹ بولا ہے یا نہین؟ (۲) اور اگر کوئی جھوٹ آپکی کلام مین ثابت ہو۔ تو پھر آپ کسی پیش گوئی مین اگر وہ سچی نکلے ولی وملہم ہو سکتے ہین۔

سوال چہل و یکم۔ دس ہزار روپیہ کے قریب آمدنی چندہ وغیرہ کے مصارف مین جو آپنے ساٹھ ہزار مہمانون اور بارہ ہزار رجسٹری شدہ خطون کا ذکر صفحہ ۴۷ وصفحہ ۴۸۔ رسالہ فتح مین کیا ہے۔ اسکا آپ کیا ثبوت پیش کر سکتے ہین۔ کیا مہمانونکا کوئی رجسٹر ہے جسمین اُنکے نام بقید ولایت وجائے کی سکونت وغیرہ درج ہونا اور رجسٹریون کی رسیدات موجود ہین؟۔ (۲) ماہواری خطون کی تعداد تین سو سے سات سو تک اور کل کی تعداد نوّے ہزار سے زیادہ جو اپنے رسالہ فتح کے صفحہ ۴۱ وصفحہ ۴۰ مین بتائی ہے۔ اسکا ثبوت آپ کیا دے سکتے ہین۔

ہوئی دسمبر ۱۹۰۸ء کچھ اور۔

سوال چہل و دوم۔ اپنے گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت کوئی پیشگوئی ہفت سالہ میعاد کی کی ہو یا نہیں۔ (۱) اقبال ہو۔ تو فرمائیے۔ کہ اسکا کیا مضمون اور عنوان ہے۔ اور اگر انکار ہو تو اس انکار پر آپ جس عنوان سے کہا جاوے قسم کھائیں گے۔ ؟

سوال چہل و سوم۔ شرائط مندرجہ اشتہار ۱۲ جنوری ۱۹۰۰ء (جو مکمل تبلیغ کے عنوان سے چھپا ہے) پر آپ لوگوں کی حجت لیتے ہیں۔ ان شرائط کو خود پابند ہیں خصوصاً شرط دوم و سوم و چہارم و ہفتم و نہم کے۔ اور اگر آپکا عمل انکے برخلاف ثابت ہو تو پھر آپ کسی پیش گوئی میں (اگر وہ سچی نکلے) ولی و ملہم و محدث ہو سکتے ہیں۔ (۲) آپ کے خاص مرید ان شرائط کے پابند ہیں کیا انمیں ایسے لوگ نہیں جو علانیہ ان شرائط کا خلاف کرتے ہوں۔ نماز نہ پڑھتے ہوں داڑھیاں صفاچٹ یا خشخاشی کراتے ہوں۔ شراب پیتے ہوں۔ لوگوں کو مال ناجائز طور پر ملتے ہوں۔ اور انکو ہاتھ اور زبان سے تکلیف دیتے ہوں۔ اور آپکو انکی ان باتوں کا علم ہو۔ کیا (۳) آپ کو ایک خاص مرید اور بڑے معاوضہ خاص آپکے مکان پر شراب پھینکی یا اور آپ نے اسپر مطلع ہو کر اس قدر سزا کہ وہ مہمان ہوا سلئے اسکی دل آزردگی نہیں کی جا سکتی ترک خفگی و شکایت کی۔ (۴) کیا ان حالات کو ثابت کرنے کے بعد آپ کسی سچی پیشگوئی میں ولی و ملہم و محدث ہو سکتے ہیں۔

سوال چہل و چہارم۔ میاں الہ دیا ساکن پنجاب نے آپکے ایجنٹ سابق ملازم فتح خان کی معرفت دو سو روپیہ یا کہ بیس سنگلا یا اور دو کوڑی سا روپیہ تھا اور (۲) وہ آپ کس کام میں آپنے صرف کیا۔

سوال چہل و پنجم۔ براہین احمدیہ کا چندہ آپکی ذاتی مصارف میں کچھ صرف ہوا ہے یا نہیں۔

سوال چہل و ششم۔ واپسی قیمت براہین احمدیہ کی بابت جو تم نے آپنے اپنے رسالہ ریویو چشم میں چھاپا تھا وہ ان سب خریداروں کو معاوضہ تمکو پاس جنسے چندہ لیا تھا روانہ کیا تھا اور اسکا کیا ثبوت ہے۔

سوال چہل و ہفتم۔ جس شخص نے آپ سے براہین احمدیہ کا چندہ واپس طلب کیا اسکو آپنے بلا عذر فوراً واپس کیا یا اسمیں کچھ حیلہ و حوالہ سے کام لیا۔

سوال چہل و ہشتم۔ آپکی ذاتی مصارف کا گذارہ اس چندہ سے چلتا ہے جو آپ مریدون اور خریداران رسائل سے لیتے ہین یا آپکی آمدنی زمین سے۔ اور (۲) اگر وہ گذارہ آمدنی زمین سے ہے تو اسکی تعداد سالانہ کسقدر ہے۔

سوال چہل و نہم پیشگوئی زیر بحث کے متعلق جو آپکو بتایا گیا تھا۔ کہ "خدا تعالی اس عورت کو بیوہ کرکے تمہاری طرف رد کریگا" جسکو آپنے خط مین یقین سے بیان کیا اور اسمین چھہ دعاوی کا پایا جانا بتایا۔ اگر یہ الہام الہی تھا (جو ۸۸ء مین ہوا تھا) تو پہر آپنے اس الہام کے برخلاف اس لڑکی کو باکرہ ہونیکی حالت اپنے نکاح مین لانے اور دوسرے شخص سے اسکا نکاح ہونے کے لئے مئی ۹۱ء تک کیون کوشش کی۔

سوال پنجاہم۔ کیا اس کوشش کو اپنے اس حد تک نہین پہنچایا کہ درصورت موقوف اور رد نکرنے نکاح شخص مذکور کے اپنی دوسری بیوی کو طلاق دیدی اور ایک فرزند کو عاق کردیا۔ کیا (۲) کسی سچے ملہم نے اپنے الہام کو جہوٹا کرنے اور واقع نہونیکے لئے ایسی کوشش کی ہے؟ کی ہو (۳) تو اسکی نظیر بتائی جاوے۔ ان جملہ سوالات کے جواب مین آپ اگر اپنی کسی تحریر یا اشتہار مطبوع یا قلمی کا حوالہ دین تو مطبوع تحریر کو باصلہ۔ اور قلمی تحریر کی اپنی دستخطی نقل اس جواب کے ساتھ پیش کرین۔ اور کوئی اپنی تحریر مطبوع یا قلمی جسکو آپ دست آویز بنانا چاہتے ہین باقی نہ چھوڑین۔ اور یہ تحریر کردین کہ مینے کوئی اپنی دست آویز تحریری باقی نہین رکھی۔ اگر موقعہ جواب کے بعد کوئی تحریر ہم پیش کرین گے تو وہ لائق توجہ نہ سمجھی جائیگی۔ ان جوابات اور آپکی دست آویزات کے بعد مین آپکے ثبوت کو کافی اور صحیح سمجھونگا تو بسر و چشم اسکو قبول کرونگا۔ اور آپکی پیش گوئی کو الہام اور آپکو ملہم مان لونگا۔ ورنہ اسمین جو عذر ہوگا اسکو پیش کرونگا انشاء اللہ تعالی۔

آپنے میرے سوالات کا تاریخ وصول سے ایک مہینے تک کچہ جواب ندیا۔ یا انکے جواب کو دوسری طرف بحث لیجاکر ٹلانا چاہا جیسیکہ آپکی قدیم عادت ہے اور یہی امر (کچہ جواب ندینا یا بحث کو دوسری طرف لیجانا آپسے وقوع مین آئیگا یہ پیشگوئی بھی ہماری آپ اپنی پیشگوئیونکے حاشیہ مین لکھ رکھین) تو ناظرین منصفین و مبصرین میرے سوالات ہی سے سمجھ جائینگے۔ کہ آپکی یہ پیشگوئی الہامی نہین۔ و معہذا خاکسار خود ان سوالات کے صحیح اور واقعی جواب تحریر کرکے انسے ثابت کریگا۔

سلہ اس سوال اور اس سے پہلے چار سوالون کو آپکے ملہم ہونے سے پورا تعلق ہے انکو کوئی غیر متعلق نہ سمجھے۔

کہ یہ پیشگوئی الہامی نہین ہے۔

آخر خط مین جو اپنے لکھا ہے۔ کہ اِس پیش گوئی کی ایک جز کی اپنے رسالہ مین تصدیق کرو۔ اور باقی دو جزون کے پوری ہونے پر آپکو ملہم ماننے اور توبہ کرنے کا وعدہ چھاپ دو ورنہ غضب الٰہی تیار ہے

یہ بڑی شرمناک گیدڑ بھبکی ہے۔ مین آپکو لکھ چکا ہون کہ مین ایسی گیدڑ بھبکیون سی نہین ڈرتا۔ بلکہ اِس ڈرنے کو شرک جانتا ہون۔ اور آپکو کذاب اور گمراہ سمجھتا ہون۔ اور اس اعتقاد کو لوازم اسلام وایمان سے سمجھتا ہون۔ با این ہمہ اپنے پھر ایک گیدڑ بہبکی سُنادی اور کچھ شرم نکی۔ شرم اور حیاء کی بات یہ ہی۔ کہ آپ اس پیشگوئی کا الہامی ہونا ثابت کرتے۔ پھر اُسکے مقابلہ مین میری تسلیم یا رَدّ کے منتظر رہتے اور جب یہ بحث ختم ہوتی تب یہ وہ ڈر سُناتے مگر شرم چہ ـــــ ست کہ پیش دروغ گویان بیاید۔

اب مین آپ کی اِس گیدڑ بھبکی کے مقابلہ مین کہتا ہون کہ اولاً تو مجھے اِس خبر کی تصدیق نہین ہوئی کہ آپ کا خسر فرضی فوت ہوگیا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ فوت ہوگیا ہے اور آیندہ اُسکی بیچاری لڑکی کا شوہر بھی فوت ہوجائے۔ اپنی موت سی مرے یا آپ اُسکو زہر دلوادین۔ (خدا اُسکو آپکے شر سے بچاوے اور دیر تک عافیت سی زندہ رکھی) اور پہر وہ بیچاری خود بخود ڈر کر۔ یا آپکے کسی اور دہوکہ مین آکر آپکے نکاح مین آجاوے۔ تو پھر بھی مین آپکی اِس پیشگوئی کو الہام نہ مانونگا۔ انشاء اللہ تعالی۔ بلکہ اسکو الہام ماننے والے کو (اگر وہ آپکی اخلاق عادات واعتقادات وحالات سی جنکی طرف سوالات مذکورہ مین اشارہ ہوا ہے۔ واقف ہوکر مانے گا۔ کافر ومشرک اور کم سے کم احمق اور دین سی بالکل بے خبر کہونگا۔

آپکا اس پیشگوئی کو ایک نشان ظاہر کہنا ہی ایک شرمناک دعویٰ ہے۔ جس پیشگوئی پر اسقدر سوالات جرح کی وارد ہون وہ ظاہر نشان کہلا سکتی ہے؟ ہرگز نہین؟۔

اب مین اِس خط کو ایک نصیحت پر ختم کرتا ہون جسکے بغیر مین رہ نہین سکتا۔ آپ اِس لاف زنی اور گیدڑ بھبکی کو چھوڑ دین کسی پیشگوئی یا الہام یا نشان کا نام نہ لین

اپنی دین دنیا کی خیر چاہتے ہین۔ اور نیکی بدی کے قائل ہین اور مسلمانون کی نظرون مین عزیز بننے کے طالب ہین۔ تو بٹالہ مین خاکسار کے پاس آوین اور میرے غریبخانہ پر جسب عادت قدیم چند روز قیام کرین۔ اپکے مصارف سفر و قیام بٹالہ میرے ذمہ ہین۔ اور پہلے ان اکاذیب سے جو زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے ابتک آپ ہی سرزد ہو چکے ہین تائب ہوون یا انکا صدق ہونا ثابت کرین۔ پھر اپنے اعتقادات کفر و ضلالت و بدعت کا فتوی علماء پنجاب ہندوستان مین اپکی طرف منسوب ہوئی ہے۔ اور آپ کی تصانیف سے ثابت کی گئی ہین تائب ہوون یا انکا موافق اسلام و سنت ہونا ثابت کرین۔ اسکے بعد الہام یا کشف یا کرامت دعوے کرین۔ اور اسکا ثبوت دین۔ جس شخص کے اخلاق و عادات اور اعتقادات کا یہ حال ہو۔ جو آپکا ہے اسکا ولی ملہم صاحب کرامت ہونا ممکن ہی نہین ہے۔ اگرچہ وہ بظاہر ایسا نظر آوے کہ وہ ہوا مین اڑ جاتا ہے۔ آگ کھا جاتا ہے۔ دریا پر سوکھے پاؤن چلتا ہے۔ آپکو زیادہ خبر ہو تو ایک چھوٹا رسالہ مالا بد منہ ملاحظہ کرین۔ آیندہ اختیار ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

آپکا ناصح مشفق۔ ابو سعید محمد حسین عفی عنہ

فٹ نوٹ۔ یہ جواب ۹ جنوری ۹۳ء کو کہا گیا پھر پہلے جمعہ ۱۲ جنوری ۹۳ء کی مجلس حفظ مین جسمین ایک حواری کا دیانی میان کرم الٰہی معلم اطفال لاہور بھی موجود تھا پڑھا گیا۔ اسکے بعد امرتسر مین منشی محمد عمر داروغہ نہر کے مسجد مین ایک جماعت علماء کے سامنے پڑھا گیا۔ اور سنا ہوا پھر یہ سنا گیا کہ کا دیانی نے اپنی تحریر کو چھپوا دیا ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اس تحریر کو بھی چھاپ کر اسکے پاس بھیجا جاوے۔ مگر اس اثنا مین خاکسار کو ایک حواری کا دیانی منشی (یا موہوی) محمد حسن ہوشیاری لاہوری کہ تعاقب کرتے ٹالہ جاتا) اور وہان اسکی اپیل و گریز و مباحثہ کو سب دن نہر پر آمنے سامنے بٹالہ مین گفتگو کرنے سے گریز ظاہر کیا۔ لاہور آنا ہوا۔ سو جو سے اسکے چھاپنے مین توقف ہوا۔ اب عشرہ اول فروری مین اسکو چھاپا گیا ہے۔ اور ان ہی دو نمبر کا دیانی کے پاس یہ جواب بھیجا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اعاذہ رحمانی
رَدّ
وساوس کادیانی
نمبر اول

(جسمین چند مکائد واکاذیب کادیانی بطور نمونہ دکھائے گئے ہین)

کادیانی کے رسائل فتح۔ توضیح۔ اور اسکے ازالہ کا اثر ہر کادیانی پر پڑا۔ اور وہ مجبور ومضطر وخواص وعوام اہل اسلام ہوگیا (جسکا بیان باہر ہان مستونی علمائے پنجاب وہندوستان مندرجہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۱۴ این ہوچکا ہے) تو اس نے اس اثر کو مٹانے اور اپنے رہے سہے معتقدون ومریدون کا دل ٹھونے کے لئے تین رسالے اور لکھے۔ جنمین سے ایک رسالہ "وساوس کادیانی" ہے۔ جسکا نام اُسنے برطبق مصرع مشہور ؎

برعکس نہند نام زنگی کافور ÷ دافع الوساوس رکھا ہے۔

اس رسالہ مین اس نے وہی عذر بدتر از گناہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ جو پہلے تین رسائل کو یکے بعد دیگرے شائع کرنیسے ظاہر ہوا تھا۔ کہ رسالہ فتح مین تھوڑا سا کفر ظاہر کیا۔ پھر اسکے عذر مین رسالہ توضیح لکھا۔ تو اسمین کفر کا ڈر بالکھولدیا۔ پھر اسکے معذرت مین ازالہ لکھا۔ تو اسمین کفر کا ایک دریا بہا کر شور مچادیا۔ اب اسکے معذرت مین رسالہ وساوس لکھا ہے۔ تو اب کفر کا طوفان برپا کردیا۔ اور اس قدر کفر کا زہر اگلا۔ اور اسکو اسلام بنانے کے لئے کذب ومغالطہ ومکائد ووساوس سے اس وسعت اور دلیری سے کام لیا ہے کہ اسمین اپنے دجّال اور کذاب ہونے کے ثبوت دینے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔

ہر ایک رسالہ سابق کی اشاعت میں اُسنے اُس دام تزویر کا التزام کر رکھا تھا۔ کہ وہ پہلے خاصکران ہی بعض دام افتادگان کادیانی کی (جو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے ہیں اور کادیانی کے مطبخ کا دار و مدار وہی لوگ ہیں) نظر سے گذرے اور انکے خیالوں اور دماغوں میں جگہ پکڑ لی۔ اور اُنسے کافی خلوص کھینچکر لے آوے۔ پھر کسی منصف ناظر وناظر وانگیز میز (ممتحن) کی نظر سے گذرے۔ مگر خدا کے اس وعدہ اور خبر کے مطابق کہ خدا تعالےٰ خیانت کرنے والوں کے مکروں کو رہنے نہیں لاتا۔ اور کافروں کے مکر اکارت جاتے ہیں۔ وہ رسائل بعض احباب کے

ان اللہ لا یھدی کید الخائنین۔ (یوسف)
وما کید الکافرین الا فی ضلال۔ (مؤمن)

ذریعہ سے (جو بظاہر کادیانی کے دوست ہیں) قبل از اشاعت عام ہماری نظر سے گذر گئے۔ اور انکے جوابات قلم بند ہو گئے۔

اس رسالہ "وساوس" میں اُس نے اس التزام کے لئے اسقدر اہتمام کیا۔ کہ مطبع ریاض ہند (جسمیں وہ رسالہ چھپتا ہے) امرتسر سے قادیان میں منگوالیا۔ اور کمال احتیاط سے رسالہ کو خاص خاص لوگوں میں شائع کیا۔ مگر پھر بھی یہ رسالہ خدا تعالیٰ کی مدد و توفیق سے اور بعض رجال الغیب دوستوں کی توجہ سے ہماری نظر سے گذر گیا۔ ہم اسپر خدا تعالےٰ کا پھر اپنے دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اس نمبر اعاذہ میں اس رسالہ کے چند اکاذیب ومکائد ومغالطات ووساوس بطور نمونہ بیان کرکے اپنے مسلمان ناظرین کو خدا کی حفظ واعاذہ میں سپرد کرکے کادیانی کے دام سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

نمبر اول کادیانی کا دھوکہ ووسوسہ

اس رسالہ کا خطبہ (دیباچہ) اُس نے ۲۹ صفحہ میں لکھا ہے اور منجملہ اسکے ۲۴ صفحہ کی عربی عبارت لکھی ہے۔ جس سے اُس نے اپنے جہلا اور ناواقف اتباع کو یہ دھوکہ

دیا۔ اور مکر کیا ہے۔ کہ وہ اسکو بڑا عربی دان عالم سمجھین یا یہ خیال کرین۔ کہ وہ باوجودیکہ ظاہری علوم مین دخل نہین رکھتا۔ بلکہ ہیچمدان اُمّی ہے پھر اسنے اتنی لمبی عبارت عربی مین لکھ ڈالی۔ جو بجز تائید غیبی والہام الٰہی ناممکن ہے۔

اس کے اس مکر و منتر کا بعض لوگونپر اثر بھی پڑ گیا ہے۔ کوئی تو اسکو بڑا عالم سمجھنے لگا ہے۔ کوئی الہامی خیال کر بیٹھا ہے۔ بعض لوگ یہ کہنے لگ گئے ہین۔ کہ اگر فلان مولوی صاحب اس خطبہ کا ترجمہ ہندی زبان مین کردین تو ہم کادیانی کا اتباع چھوڑ کر انکے پیر دھو جاوین گے۔

ان لوگون کا اعاذہ اور اس دھوکھ و وسوسہ کا ازالہ

صرف ان لوگون کی اس شرط پر تو ہم اس عبارت پر کچھ لکھنا فضول سمجھتے ہین۔ ہان اگر کادیانی اور اسکے دستور مین حکیم نورالدین اور دستور یسار منشی محمد احسن بیکار یہ لکھدین۔ کہ اگر کسی مجلس علماء مین یا غائبانہ بضمن رسالہ ہمنے اس عبارت کا ترجمہ کرکے بشہادت قواعد عربیت صرف و نحو و ادب وغیرہ اسکا غلط اور مکروہ ہونا ثابت کردیا۔ تو کادیانی صاحب انپر دعویٰ الہام سے دست بردار ہو جائین گے۔ اور وہ دونو صاحب اسکو ظاہری و باطنی علوم سے معرّیٰ سمجھکر اس سے کنارہ کش ہو جائینگے تو ہم انشاء اللہ تعالےٰ یہ ثابت کرین گے۔ کہ یہ عبارت عرب کی عربی نہین۔ کادیانی عربی ہے۔ جسکے غلط کریہ اور غیر مانوس اور بشع الفاظ سے جی متلاتا ہے۔

---

* ۔ دیکھو صفحہ ۳۵۔ "وساوس" کادیانی جسمین اوس نے بعینہا یہ الفاظ لکھے ہین۔ اور یہ جتایا ہے۔ کہ اُمّی ہو کر مین نے ایسا خطبہ لکھا ہے۔ تو یہ بجز الہام کیا ہو سکتا ہے۔؟

نمبر دوم۔ کذب و مغالطہ کادیانی

کادیانی نے اس عبارت عربی خطبہ مین اور مقدمہ کتاب مین یہ دعوی کیا ہے۔ کہ اُسنے خدا کی جناب مین یہ پیارا نہ و گستاخانہ دعا کی ہے۔ کہ اے خدا تو میرے وجود کے ہر ایک ذرہ مین گھس آ۔ اور مجھے اپنی طرف اوٹھا۔ تو اُس نے مجھے آسمان پر اوٹھالیا۔ اور عرش کے اوپر سے میرا حمد بجالایا۔ اور میری دعا کو قبول کیا۔ اور فتوحات و تائیدات غیبی کا وعدہ دیکر بے غم کر دیا۔ اور یہ کہا۔ کہ مین تیرے مددگارون کا مددگار ہون۔ تیری اہانت کرنے والونگا۔ اہانت کنندہ تو میری بارگاہ مین معزز ہے۔ اور تو میری مراد ہے۔ یعنے مین تیرا مرید ہون وغیرہ وغیرہ۔

اِس کے اس لہون کا۔ اُن سادہ لوح و نافہم مسلمانون پر اثر پڑگیا ہے۔ جنکا یہ مقولہ[1] ہے۔ کہ ہر ایک کلمہ گو نماز پڑہنے والے قبلہ کا استقبال کرنے والے کے حقین ہیں گو وہ اس اقرار و افعال مین منافق ہو۔ اور آیات منقولہ[2] حاشیہ کا مصداق ہو) حسن ظنی بکار ہے۔ اور وہ اسکے اس قسم کی دعاوی سنکر اسکو ولی جاننے اور ماننے لگ گئے ہین۔

ان مسلمانون کا اعاذہ اور اس کذب و مغالطہ کا ازالہ

میرے بھولے بھائی مسلمانو۔ اوّلاً کادیانی کے عقائد اسکے رسائل مین اور فتوے علماء پنجاب و ہندوستان منجملہ نمبر ۴ جلد ۱۳ مین اور جواب فیصلہ آسمانی نمبر ۱۴

---

[1] ۔ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ یعنے جب منافق مومنون کو ملتے ہین کہتے ہین ہم مومن ہین۔ وَاِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ۔ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ۔ یعنی جب تیرے پاس منافق آتے ہین تو کہتے ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ خدا کے رسول ہین۔

[2] ۔ ایسے مسلمانون کو آجکل ہر مدعی مضمون کا ایک شعار خلاہر کرنا اور اتباع نہ کرنا جو کہ بطلان کلمہ گو مسلمانو کو کافر کہتا ہے۔ کا جواب علیحدہ دیا جائیگا انشاء اللہ تعالے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مین پڑھو۔ پہر اُسپر حکم خدا ورسول کو۔ جو فتوے مذکور مین منقول ہے ملاحظہ کرو۔ پہر کادیانی کے اخلاق وعادات کو جو جواب فیصلہ آسمانی مین صراحۃً۔ اور مضمون گیدڑ بھبکی کادیانی مین اشارۃً مذکور ہین خیال مین لاؤ۔ پہر اپنے ایمان۔ نور۔ قلب فراست اور کانشنس کو کام مین لاکر غور کرو۔ کہ اس اعتقاد واعمال کا مدعی اسلام خدا کا ہمکلام ومخاطب ہوسکتا ہے۔ نہین ہرگز نہین۔

جو شخص اس قدر مقابلہ وموازنہ کی فرصت نہ رکھے اسکو اس دعوی کادیانی کا کذب ثابت کرنے کے لئے اور تین دلائل کیطرف ہم توجہ دلاتے ہین۔

پہلی دلیل

یہ ایسی دلیل ہے جسکو کسی کتاب یا رسالہ مین تلاش کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ بلکہ ہر ایک صاحب بصیرت وفراست کو اپنے دل ودماغ کیطرف رجوع کرنے سے خیال مین آسکتی ہے۔ وہ یہ۔ کہ دو باتین مسلم کل ہین۔ ایک یہ۔ کہ کادیانی عرصہ دس سال سے یہ دعوے کررہا ہے۔ کہ مین خدا کا ملہم وہمکلام ومستجاب الدعوات ہون۔ اور خدا نے مجھے الہام کیا ہے۔ کہ مین تیرے ساتھ ہون۔ اور تجھے لوگون سے بچاؤنگا۔ اور تیری مدد کرونگا۔ اور تیرا نام پورا ہوگا۔ اور تو میری بارگاہ مین عزت رکھتا ہے۔ اور زمین آسمان تیرے ساتھ ہین جیسکہ وہ میرے ساتھ ہین۔ اور تو میرے ساتھ ہے۔ اور تو میری مراد ہے (یعنے مین تیرا مرید ہون) مین تیرے پیرؤن کو تیرے منکرون پر قیامت غالب رکھونگا۔ منکرون کے دلون مین رعب ڈالدونگا۔ تو مت ڈر۔ تو غالب ہے وغیرہ وغیرہ۔ (جسکو وہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸ وصفحہ ۲۳۹ وصفحہ ۲۴۰ وصفحہ ۴۴۷ وصفحہ ۴۹۸ صفحہ ۵۰۵ وصفحہ ۵۱۰ وصفحہ ۵۵۶ وصفحہ ۵۶۱ وغیرہ مین بیان کرچکا ہے۔

جو شخص یہ کتاب نہ دیکھ سکے وہ ہر گلی کوچہ سے اسکے یہ الہام سن لے۔ اور اس عربی عبارت

عبارت کا ترجمہ کرا کے بعض الہام آپ مین دیکھ لے)۔

دوسری یہ بات ظاہر و مسلم کل ہے۔ کہ درخت ہمیشہ پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ پس جو شخص اسکے اس دعوی کے دھوکہ مین پہنس گیا۔ اور اب اس سے نکلنا چاہتا ہی ہو۔ وہ ان دو باتون کو مد نظر رکھ کر۔ یہ خیال کرے۔ کہ اگر کادیانی ان دعاوی مین سچا ہوتا تو۔ ان کا کچھ نہ کچھ اثر۔ ان دس برسون مین ظاہر ہوتا۔ اور اسکو دیکھ کر کوئی نہ کوئی منکر و مخالف اسکی تابع ہو جاتا۔

جیسے حضرت انبیاء علیہ السلام خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے دعوی کئے تو دم نقد انکی آثار دکھا دیئے۔ جسپر ہزارون بلکہ لاکھون منکر قائل و مسلمان ہو گئے۔ کادیانی کے ان دعاوی کا کون سا اثر ظاہر ہوا ہے؟۔ اسکی کونسی دعا قبول ہوئی ہے۔ کونسا منکر و مخالف اسکی تابع ہوا۔ کس منکر و مخالف پر اسکا رعب پڑا۔ کسپر اسنے فتح پائی۔ اسکے اتباع کو اسکے مخالفین پر کب غلبہ و فوقیت حاصل ہوئی۔ زمین و آسمان نے عام لوگون سے بڑھکر کس قسم کی اسکی خدمت کی ہے۔ خدا تعالی نے اسکے ساتھ ہو کر۔ اسکو کیا عزت بخشی۔ کافرون کے دلونمین نہ سہی عام مسلمانونکی نظرون مین اسکی قبولیت و عزت کب قائم کر دی۔ جسکا محبوب بندون کے وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ یوضع لہ القبول فی الارض[1]۔ کیا وہ اثر یہی ہے۔ کہ جن لوگون کے حق مین کادیانی نے پانچ پانچ سو روپیہ[2] عوضانہ لیکر صحت و اولاد کے لئے دعا کی ہے۔ وہ ہنوز بے اولاد و بیمار ہین۔ اور کادیانی صاحب زمانہ تالیف براہین احمدیہ مین تو عام مسلمانونکی نظر مین عزیز تھے۔ اسکے بعد سے اس وقت تک وہ تمام

[1] یہ فقرہ اور فقرہ اولی صفحہ آیندہ ایک حدیث کے فقرات ہین۔ جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالی کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے۔ تو تمام آسمانون کے فرشتون مین منادی کر دیتا ہے۔ کہ وہ بندہ میرا دوست ہے۔ تم اسکو دوست رکھو پھر یہ حکم زمین پر پہنچتا ہے۔ تو زمین والون مین اسکی قبولیت تسلیم کیجاتی ہے۔ اور اگر کسی بندہ سے خدا ناخوش ہوتا ہے۔ تو اسیطرح پہلے آسمانون مین۔ پھر زمین مین اسکی منادی ہو جاتی ہے۔ تو زمین والون مین اسکی دشمنی پھیل جاتی ہے۔

دنیا کے مسلمانون علماء وعوام مین (بجز چند جھلا کے جنکو ایک ہاتھ کی انگلیون پر شمار کرسکتے ہین) ذلیل ہوتے چلے اور گمراہ سمجھے جاتے ہین۔ اور وہ حدیث بوضع لہ البعضاء کا مصداق ہوگئے ہین۔ اور ہر میدان ومعرکہ مین اپنے مخالفون کے مقابلہ مین مغلوب ہوتے اور اب تو وہ گھر سے باہر قدم نہین رکھتے۔ اور مقابلہ ومباحثہ کی نوبت کی آڑ مین جان بچاتے ہین۔ جو لوگ خدا کی مدد وحفاظت سے موعود ہوتے اور اس مضمون کی الہامات سے مخاطب ومُبشّر ہوتے ہین۔ کہ خدا تعالےٰ تجکو اوکون سے بچالیگا۔ اور مخالفون پر فتح کریگا۔ وہ چمکتی تلوارون مین دشمنون کے مقابلہ مین نکلتے ہین۔ دشمن سے چھپ کر گھر مین پناہ گزین نہین ہوتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا مین اپنے پاس پہرا رکھواتے جب حفاظت کی بشارت انکو دی گئی۔ اور یہ آیت واللہ یعصمک من الناس (جسکو کہ دیانی نے اپنے الہام مین اُتار لیا ہے) نازل ہوئی۔ تو پہرا اُٹھا دیا۔ اور فرمایا۔ کہ اب خدا نے یہ حفاظت اپنے ذمہ لی ہے۔

ایکدفعہ مدینہ پر کسی دشمن کے چڑھ آنے کی خبر آئی۔ تو آپ تنہا ابوطلحہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار ہوکر۔ اسکی طرف چل نکلے۔ بدر کی لڑائی مین اپنے تین سو آدمی کے ساتھ جنکے پاس صرف سات تلوارین۔ اور ایک گھوڑا تھا ایک ہزار مسلح دشمنون کا مقابلہ کیا۔ اب اسکے مقابلہ مین کادیانی کی حالت کو وہ لوگ دیکھین۔ کہ دہلی کے قومی جلسہ مباحثہ چاندنی چوک مین (جسمین کئی مجسٹریٹ اور پولیس انسپکٹر آپکی حفاظت کے لئے موجود تھے) آپ باوجود مکرّ طبلی اور تسلی وہی کے گھر سے باہر نہ نکلے۔ اور جب تک دہلی مین رہے فیس دیکر پولیس کے سپاہی دروازہ پر رکھائے۔

لہ۔ اس حدیث کا ترجمہ صفحہ سابق مین گذرا۔

کہ یعنے خدا تجھے لوگون سے بچالیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اس سے کس وناکس کو بخوبی کچھ فہم و فراست رکھتا ہو بعلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اُن الہامات کے دعوے مین جھوٹے ہین۔ آپکو خدا نے کوئی وعدۂ نصرت وحمایت کا نہین دیا۔

بعض سادہ مسلمان اس دھوکہ مین آکر اُسکو ولی مان بیٹھے ہین کہ انہون نے اپنی خوابون مین اسکو اچھی حالت مین دیکھا ہے۔ بعض نے اسکی خوابون کو اپنی حالت کے موافق پایا ہے۔ یہ دونو فریق یہ دو باتین سُن۔ اور سمجھ لین۔ (۱) کسی کا خواب ظاہر احکام کتاب وسنت کے مخالف کوئی امر ظاہر کرے تو وہ شرعاً لائق اعتبار نہین۔ ایسے خواب کا اعتبار ہو تو قرآن واسلام کو منسوخ ماننا پڑیگا۔ (۲) کبھی سچا خواب کافر بھی دیکھ لیتے ہین چنانچہ کادیانی نے یہ بات خود دفع الوساوس مین واضح کرکے بیان کردی ہے۔ پھر وہ کافر۔ ان سچے خوابون کے سبب ولی نہین سمجھے گئے۔ تو کادیانی صاحب اِن خوابون کے سبب کیون ولی سمجھے جاتے ہین۔ اُنکو ولی تب ہی مانین جب اُنکے سب ہی الہامات وبشارات کو تصدیق کرین۔ اور پورا ہوتا دیکھ لین (اگر وہ اس کے عقائد واعمال کا حکم خدا ورسول سے مقابلہ وموازنہ نہ کرسکین۔)

دوسری دلیل

کادیانی ان بشارات والہامات کے دعوے مین سچا ہے۔ اور واقعی خدا تعالےٰ نے اُسکو غلبہ ونصرت وعزت وحمایت کا وعدہ دیکر غم نکرنے کا حکم دیا۔ اور اپنے کلام خطاب سے مشرف فرمایا ہے۔ تو پھر اسنے اس عربی خطبہ اور تمام کتاب مین اپنے مخالفون اور مکفرون کا یہ گلہ۔ کہ اُنھون نے مجھے یہ کہا۔ اور وہ کیا۔ لوگون کے سامنے کیون پیش کیا۔ اور اُنکو بُرا بھلا کہکر۔ کہ وہ ایسے ہین اور ویسے ہین۔ لوگون کو اُنپر مشتعل کیون دلایا؟ جس شخص کو اپنے محبوب کا جمال ووصال وخطاب میسّر ہوتا ہے۔ وہ اسکے مقابلہ مین غیرون اور مخالفون بدگوئی وبرائی وتکلیف کی کچھ پروا نہین کرتا۔ اور اسکو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ یہ مراسلت ہے

نحمدہ ونصلی ۔ بخدمت شیخ محمد حسین صاحب ابوسعید بٹالوی

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ اما بعد مین افسوس سے کہتا ہون کہ مین آپ کے فتوئی تکفیر کی وجہ سے جسکا یقینی نتیجہ احد الفریقین کا کافر ہونا ہے ۔ اس خط مین سلام مسنون یعنی السلام علیکم سے ابتدا نہین کرسکا لیکن چونکہ آپ کی نسبت ایک منذر الہام مجکو ہوا اور چند مسلمان بھائیون نے بھی مجکو آپ کی نسبت ایسی خوابین سنائین جنکی وجہ سے مین آپ کے خطرناک انجام سے بہت ڈر گیا ۔ تب بوجہ آپ کے اُن حقوق کے جو بنی نوع کو اپنے نوع انسانون سے ہوتے ہین ۔ اور نیز بوجہ آپ کی ہموطنی اور قرب وجوار کے بھی میرا رحم آپ کی اسحالت پر بہت جنبش مین آیا ۔ اور مین اللہ جلشانہٗ کی قسم کھاکر کہتا ہون ۔ کہ مجھے آپ کی حالت پر نہایت رحم ہے اور ڈرتا ہون ۔ کہ آپ کو وہ امور پیش نہ آجائین جو ہمیشہ صادقون کے مکذبون کو پیش آتے رہے ہین ۔ اسی وجہ سے مین آج رات کو سوچتا سوچتا ایک گرداب تفکر مین پڑگیا ۔ کہ آپ کی ہمدردی کے لئے کیا کرون ۔ آخر مجھے دل کے فتوئی نے یہی صلاح دی کہ پھر دعوت الی الحق کے لئے ایک خط آپکی خدمت مین لکھون کیا عجب کہ اسی تقریب سے خدا تعالیٰ آپ پر فضل کردیوے ۔ اور اس خطرناک حالت سے نجات بخشے ۔ سو عزیزمن آپ خدا تعالےٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہون ۔ وہ بڑا قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ اگر آپ طالب حق بنکر میری سوانح زندگی پر نظر ڈالین تو آپ پر قطعی ثبوتون سے یہ بات کھل سکتی ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ کذب کی ناپاکی سے مجکو محفوظ رکھتا رہا ہے ۔ یہان تک

کہ بعض وقت انگریزی عدالتون مین میری جان اور عزت ایسے خطر مین پڑگئی کہ بجز استعمال کذب اور کوئی صلاح کسی وکیل نے مجکو نہ دی۔ لیکن اللہ جلشانہ کی توفیق سے مین سچ کے لئے اپنی جان اور عزت سے دست بردار ہوگیا اور بسا اوقات مالی مقدمات مین محض سچ کے لئے مین نے بڑے بڑے نقصان اُٹھائے۔ اور بسا اوقات محض خدا تعالیٰ کے خوف سے اپنے والد اور بھائی کے برخلاف گواہی دی۔ اور سچ کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اسگاون اور نیز بٹالہ مین بھی میری ایک عمر گذر گئی ہے۔ مگر کون ثابت کرسکتا ہے۔ کہ کبھی میرے مونہ سے جھوٹ نکلا ہے۔ پھر جب مین نے محض لد انسانون پر جھوٹ بولنا ابتدا سے متروک رکھا اور باہا اپنی جان اور مال کو صدق پر قربان کیا۔ تو پھر مین خدا تعالیٰ پر کیون جھوٹھ بولتا۔ اور اگر آپ کو یہ خیال گذرے۔ کہ یہ دعوی کتاب اللہ اور سنت کے برخلاف ہے۔ تو اس کے جواب مین بادب عرض کرتا ہون۔ کہ یہ خیال محض کم فہمی کی وجہ سے آپ کے دل مین ہے۔ اگر آپ مولویانہ جنگ وجدل کو ترک کرکے چند روز طالب حق بنکر میرے پاس رہین تو مین امید کرتا ہون کہ خدا تعالےٰ آپ کی تمام غلطیان نکالدیگا اور مطمئن کردیگا اور اگر آپ کو اس بات کی بھی برداشت نہین تو آپ جانتے ہین کہ پھر آخر علاج فیصلہ آسمانی ہے۔ مجھے اجمالی طور پر آپکی نسبت کچھ معلوم ہوا ہے۔ اگر آپ چاہین تو مین چند روز توجہ کرکے اور تفصیل پر بفضلہ تعالےٰ اطلاع پاکر چند اخبارون مین شائع کردون اس شائع کرنے کے لئے آپکی خاص تحریر سے مجکو اجازت ہونی چاہیئے مین اس خط کو محض آپ پر رحم کرکے لکھتا ہون اور بہ ثبت شہادت* چند کس آپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون اور آخر دعا پر ختم کرتا ہون۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ الراقم مرزا غلام احمد بقلم خود ۳۱ دسمبر ۱۸۹۲ء

* ثبت شہادت کرنے سے فصول سجع کرا دیا ہے۔ جب اس خط کو چھپنے خود اپنے رسالہ مین چھاپ دیا تو پھر شہادت کی کیا حاجت ہے۔

اسکا جواب بخانہ کسار

مرزا غلام احمد صاحب کادیانی خدا آپکو ہدایت کرے اور رہ رہت پر لاوے

سلام علی من اتبع الھدی۔ آپکا خط ۳۱ دسمبر ۹۲ء مین نے تعجب سے پڑھا۔ مین آپ کی ان گیدڑ بھبکیون سے نہین ڈرتا۔ بلکہ اس ڈرنے کو شرک سمجھتا ہون۔ اور آپکی مقابلہ مین یہ آیات قرآن پیش کرتا ہون۔ اتحاجونی فی اللہ وقد ھدان ط ولا اخاف ما تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئا وسع ربی کل شیء علما۔ افلا تتذکرون ہ وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ما لم ینزل بہ علیکم سلطانا۔ فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون ہ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون۔

کادیانی صاحب! مین قرآن اور پہلی کتابون کو اور دین اسلام اور پہلے دینون کو۔ اور نبی آخر الزمان اور پہلے نبیون کو سچا جانتا اور مانتا ہون۔ اور اُس کا یہ لازمہ اور خمرط ہے۔ کہ آپ کو جھوٹا جانون اور آپکا منکر ہون۔ کیونکہ آپ کے عقائد آپکی تعلیمات آپ کے اخلاق وعادات پہلی کتابون اور پہلے دینون۔ اور پہلے نبیون کے مخالف اور متناقض ہین۔ لہذا اُن کتابون دینون اور نبیون کو ماننا تب ہی صحیح اور سچا ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ کے عقائد اور تعلیمات کو جھوٹا اور آپکو گمراہ سمجھون۔ جسپر آیات ذیل دلائل ہین۔ ومن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔ وقالوا ان یکفروا بہ۔ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ ہ اذ قالوا لقومھم انا براءٓ منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم

وبداء بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تومنوا باللہ وحدہ۔

عقائد باطلہ مخالفہ دین اسلام وادیان سابقہ کے علاوہ جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا آپکا ایسا وصف لازم بن گیا ہے۔ کہ گویا وہ آپکی سرشت کا ایک جز ہے۔ زمانہ تالیف براہین احمدیہ کے پہلے آپکی سوانح عمری کا مین تفصیلی علم نہین رکھتا مگر زمانہ تصنیف براہین سے جو جھوٹ بولنا دھوکا دینا اپنے اختیار کیا ہے۔ خصوصاً ۱۸۸۶ء سے جب سے آپنے الہامی بیٹا تولد ہونے کی پیشین گوئی کی۔ اور اس قسم کی اور پیشگوئیان مشتہر کی ہین۔ علی الخصوص ۱۸۸۹ء سے جب سے آپنے مسیح موعود ہونے کا دعوی مشتہر کیا ہے۔ اُس سے آپکی کوئی تحریر کوئی تقریر کوئی خط کوئی تصنیف خالی نہین ہے۔ اس پر قیاس ہو سکتا ہے کہ پہلے زمانہ مین خصوصاً امتحان مختاری مین فیل ہونے اور پھر عدالت مین سالہاسال اپنے مقدمات کرنے کیوقت آپکا یہی حال رہا ہوگا۔

اس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جو شخص بندون پر جھوٹ بولنے اور اُن کو دھوکا دینے مین ایسا دلیر ہو۔ وہ خدا پر یہ افترا کرنے سے کہ مین ملہم ہون اور مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ فلان شخص مجھے بیٹی نہ دیگا۔ تو ہلاک ہو جاویگا۔ اور فلان شخص مجھے مسیح نہ مانے گا۔ تو وہ عذاب مین مبتلا ہوگا۔ کسطرح رُک سکتا ہے۔ اور اس دعوی الہام مین کیونکر سچا سمجھا جا سکتا ہے۔

آپ اس قسم کے تین ہزار الہامات کے صادق* ہونے کے مدعی ہین۔ مین ان تین ہزار مین سے صرف تین الہامون کے صادق ٹھرنے پر آپکو ملہم مان لونگا۔ اور یہ سمجھونگا۔ کہ مینے آپ کے عقائد و تعلیمات کو مخالف حق اور آپ کو بداخلاق اور گمراہ سمجھنے مین غلطی کی۔ اُن تین ہزار مین سے جن تین الہامونکو آپ بین الصدق سمجھتے ہین مثلاً دیانند سرستی کی موت

* نوٹ یہ دعوی اپنے سالانہ جلسہ مین پڑھا گیا تھا یعنے واقعی الہام ہونے۔

کے متعلق الہام یا شیخ مہر علی صاحب کی رہائی کی نسبت الہام یا دلیپ سنگھ کی ناکامی سے واپس ہونے کی نسبت الہام۔ یا آپ کی آیندہ اور فرضی خسر کے فوت ہو جانے کی نسبت الہام وامثال ذلک انکو آپ کسی ایسی مجلس مین جسمین جانبین کے اشخاص مساوی ہون اور تین منصف مختلف مذاہب کے یا آزاد مشرب ہون ثابت کردین اور آسانی سے کامیاب ہون۔

تین نہ سہی چلو۔ ایک ہی اپنے خیالی الہام اخیر کا جسکو آپنے اپنے جلسہ میلہ سالانہ مین اپنے معتقدون اور دام افتادگان مین جو اکثر عوام بے علم تھے اور بعض خودغرض نیچری اور بعض تماشائے جنکو تحقیق اصل حال سے کوئی غرض نہ تھی۔ بڑی شدومد سے بیان کیا تھا واقعی الہام ہونا ثابت کردین۔ اَب مرد میدان ہین تو میدان مین نکلین ورنہ ان لن ترانیون سے شرم کرین۔

آپنے دریاے رحمت کے جوش و جنبش مین آنے کا جو آپنے ذکر کیا ہے اسمین آپنے اپنی سنت قدیم کذب و دہوکا دہی سے کام لیا ہے۔ آپ کو رحمت سے کیا نسبت۔ رحمت اور ہمدردی کا تو آپ مین مادہ ہی نہین۔ آپ کے افعال وحرکات وکلمات صاف شہادت دے رہے ہین۔ کہ آپ پرلے سرے کے بے رحم خودغرض جافی اور نفسانی آدمی ہین۔ آپکی زبان اور حجاج بن یوسف کی تلوار دونو توأم ہین۔ آپنے آپنے مسلمان مخالفین اور معترضین کو اس حالت اور اس وقت مین جبکہ اب انکو مخدومی اخوی کے خطاب سے یاد کرتے اور انکی نیک نیتی کے معترف تھے۔ بے حیا۔ بے ایمان۔ درندہ منہ سے جھاگ نکالنے والا۔ کتا۔ کلب یموت علی کلب۔ سفلہ۔ کمینہ۔ وحشی وغیرہ وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ کیا رحمت اور انسانی نوع کی ہمدردی یہی معنے رکھتی ہے؟۔

Digitized by Khilafat
Library Rabwah